

الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ

ہر حافظ، ہر قاری، ہر گھر، ہر سکول، ہر مکتب، ہر جامعہ اور ہر مسلمان
کیلئے یکساں مفید رسالہ

بہارِ فقہ

تصنیف:

شیخ محمد فہمی السقا

ترجمہ و تحقیق:

محمد فہیم مصطفائی

ملنے کا پتہ:

جامعۃ المصطفیٰ لویہیانوالہ گوجرانوالہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

﴿ جملہ حقوق بحق مترجم محفوظ ہیں ﴾

نام عربی رسالہ	الفقہ علی منہب الامام ابی حنیفہؒ
نام مصنف	شیخ محمد فہمی السقّاء
نام اردو ترجمہ	بہار فقہ
ترجمہ و تحقیق	محمد نعیم مصطفائی 0300-4406838
نظر ثانی	مواہدہ تصدیق حسین، مواہدہ الزین العابدین شام
تاریخ ایڈیشن	2009ء
صفحہات	100
تعداد	
پیسہ	

﴿ ملنے کے پتے ﴾

مسلم کتابوی دربار مارکیٹ لاہور
 مکتبہ اعلیٰ حضرت دربار مارکیٹ لاہور
 رضاور انٹی ہاؤس دربار مارکیٹ لاہور
 مکتبہ قادریہ میاں مصطفیٰ چوک کوہر انوالہ
 جامعہ المصطفیٰ اندرون لوبیا انوالہ کوہر انوالہ
 نظامیہ کتاب گھر اندرون لوہاری گیٹ لاہور

فہرست

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
1	کلمہ آغاز	7
2	اهداء	8
3	تمہید	9
4	پیش لفظ	11
5	مقدمہ	12
6	حالات زندگی امام اعظم	13
7	اہم تعریفات	15
8	فقہ کی اہم اصطلاحات	17
9	تدریب [Exercise]	22
10	باب اول : طہارت	23
11	پہلا سبق : طہارت کے احکام اور اقسام	24
12	دوسرا سبق : پانی کی اقسام	26
13	تدریب [Exercise]	29
14	تیسرا سبق : جمع لے پانی کی اقسام	30
15	چوتھا سبق : نجاستیں اور اس کی اقسام	32
16	پانچواں سبق : استبراء اور استجمار کے احکام	35
17	تدریب [Exercise]	37

39	چھٹا سبق : وضوء کے احکام	18
43	تدریب [Exersize]	19
44	ساتواں سبق : غسل کے احکام	20
47	تدریب [Exersize]	21
48	آٹھواں سبق : تیمم کے احکام	22
50	تدریب [Exersize]	23
51	نواں سبق : موزوں پر مسح کے احکام	24
54	تدریب [Exersize]	25
55	دوسرا باب : نماز	26
56	پہلا سبق : اذان کے احکام	27
59	تدریب (مشق)	28
60	دوسرا سبق : نماز کے احکام اور طریقہ	29
67	تدریب (مشق)	30
69	تیسرا سبق : باجماعت نماز کے احکام	31
73	تدریب (مشق)	32
74	چوتھا سبق : نوافل کے احکام	33
78	تدریب (مشق)	34
79	پانچواں سبق : کچرہ کھو کے احکام	35
82	تدریب (مشق)	36
83	چھٹا سبق : کچرہ نماز کے احکام	37
85	تدریب (مشق)	38

86	مسائل سابق: نماز جمعہ کے احکام	39
89	تذریب (مشق)	40
90	آنہواں سابق: نماز عیدین کے احکام	41
92	تذریب (مشق)	42
93	نواں سبق: نماز مسافر کے احکام	43
94	تذریب (مشق)	44
95	دسواں سبق: نماز مریض کے احکام	45
97	تذریب (مشق)	46
98	گیارہواں سبق: نماز جنازہ کے احکام	47
100	تذریب (مشق)	48

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قرآنِ کَرِیم

﴿وَمَا كَانُوا الْمُؤْمِنُونَ لِيَنْفِرُوا كَافَّةً فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَائِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلِيُنذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ﴾
[سورة التوبة: ۷۷]

❁ حَدِيثِ مُبَارَك ❁

عَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:
﴿مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ﴾
[رواه البخاری فی کتاب العلم]

”جس کے ساتھ اللہ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اُسے دین کی سمجھ عطا فرماتا ہے۔“

❁ کلمۂ آغاز ❁

فضیلۃ الشیخ مولانا محمد عدنان السقاء مصنف کتاب کے والد گرامی کے قلم سے۔

ساری خوبیاں اُس رب کیلئے جو سارے جہانوں کا رب ہے، اُس کی ایسی حمد جیسی شکر کرنے والے کرتے ہیں، دُرود و سلام نازل ہوں اُس بستی پر جو رحۃ اللعالمین مبعوث کئے گئے، جنہوں نے ارشاد فرمایا: ﴿مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ﴾ ”اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے، اُسے دین کی سمجھ عطا فرماتا ہے۔“ اور آپ کی آل اور صحابہ کرام پر جو علم و نور کی مشعلیں اور ہدایت و تقویٰ کے چراغ ہیں۔

حمد و صلوة کے بعد!

علوم میں سب سے بڑھ کر اور سب سے زیادہ نفع بخش علم فقہ ہے، فقہ ایسا علم ہے جس کے ذریعے عبادت درست ہوتی ہے جبکہ وہ اخلاص کے ساتھ ہو جو اللہ کی بارگاہ میں قبولیت کا سبب ہے۔

چونکہ اب طلباء بڑی بڑی کتب پڑھنے سے اُکتاہٹ محسوس کرتے ہیں، لہذا بہتر یہ ہے کہ اب ہر ہر علم کو مختصر اور جامع انداز میں پیش کیا جائے تاکہ علم سیکھنا، سمجھنا اور اُس کا احاطہ کرنا قاری کیلئے آسان ہو جائے اور طالب علم کیلئے مختصر رسالہ پڑھنے کے بعد بڑی بڑی عربی کتب پڑھنا آسان ہو جائے، یہ رسالہ نماز و دیگر فقہی مسائل کے بارے مختصر انداز میں ہے۔

ہم اللہ تعالیٰ سے سوال کرتے ہیں کہ وہ اس کے ذریعے اس کے پڑھنے والوں اور اس کے مصنف کو نفع بخشے جو اس کتاب کو مکمل کرنے کے چند دن بعد دنیا سے داغِ مفارقت دے گئے۔

آمین بجاوالہی الامین!

محمد عدنان السقاء

❁ انتساب ❁

تمام مومنین اور مومنات کی طرف
اہل عزت و کرامت کی طرف
علم و نور کو طلب کرنے والوں کی طرف
ہدایت کے راستے پر چلنے والوں کی طرف
اللہ والوں اور خصوصاً قرآن کریم سیکھنے والوں کی طرف
اطاعتِ الہی و اطاعتِ رسول پر عمل پیرا ہونے والوں کی طرف
اسلامی عادات و خصائل کو اپنانے والوں کی طرف
دنیا بھر میں قرآن پاک سیکھنے والے پیارے طلباء کی طرف

طالبُ الدُّعَاءِ

محمد فہمی المصفا

عمر 1416ھ، وفات: 16 صفر 1416ھ

* تمہید *

تمام خوبیاں اُس اللہ کیلئے جو سارے جہانوں کا رب ہے اور دُرو و سلام نازل ہو انصعل الانبیاء حضرت سیدنا محمد ﷺ اور آپ کی آل اور اصحاب پر جو دین کے درخشندہ ستارے ہیں اور جو بھی ان کے پیروکار ہیں، دین کو سمجھنے والے، شریعت کو روشن کرنے والے اور ہدایت کو حاصل کرنے والے۔

حمد و صلوة کے بعد!

تحقیق اللہ تعالیٰ نے ہماری طرف رسول اکرم ﷺ کو مبعوث فرمایا اور آپ کے ساتھ ایسی شریعت نازل فرمائی جو تمام شریعتوں کو منسوخ کرنے والی ہے اور ہر زمانے اور ہر جگہ کے لوگوں کیلئے کامل اور جامع ہے جو متوازن شریعت ہے، جس میں کمی اور زیادتی نہیں ہے۔

اور جو شخص بھی اللہ تعالیٰ کی اس شریعت پر عمل پیرا ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے اُس کیلئے دین و دنیا میں ایسی سعادوں کا وعدہ کیا ہے جن کو صرف اللہ وحدہ لا شریک ہی جانتا ہے، جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الْأَبْنَاءَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيَسْكَنَنَّ لَهُمْ فِي النَّارِ الدِّارُ الَّتِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا

[سورۃ النور : ۵۵]

”اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا تم میں سے ایمان والوں اور نیک عمل کرنے والوں سے کہ وہ ان کو زمین میں ضرور بالضرر و رقیفہ بنائے گا جیسا کہ ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور ضرور ان کو جہاد دے گا ان کا وہ دین جو ان کیلئے پسند فرمایا ہے اور ضرور ان کے نگھے خوف کو آس سے بدل دے گا، میری عبادت کریں، میرا شریک نہ ٹھہرائیں کسی کو۔“

﴿مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ أَوْ أَنطَلَقَ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهُ حَيَاةً طَيِّبَةً وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَجْرَهُمْ بِأَحْسَنِ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾ [سورة النمل: ۶۷]

”جو بھی مرد یا عورت نیک عمل کرے اور وہ مومن ہو تو ہم اُسے پاکیزہ زندگی عطا فرماتے ہیں اور ہم انہیں ضرور اُن کے اعمال کے بدلے اچھا اجر و ثواب عطا فرماتے ہیں۔“

ویشک ایمانیات کے بعد جو علم سب سے اہم پڑھایا جاتا ہے، وہ علم فقہ ہے، یہ اسلئے سیکھا جاتا ہے تاکہ مسلمان نور الہی کو حاصل کر سکے اور تاکہ وہ حلال و حرام، اُمر و نواہی کی پہچان حاصل کر سکے۔

یہ علم ایک زمانے سے دوسرے زمانے تک منتقل ہوتا ہوا ہم تک پہنچا ہے اور انشاء اللہ قیامت تک یہ علم جاری رہے گا اور یہ کتاب امام اعظم ابوحنیفہ ؒ کے مذہب کے مطابق علوم قرآنیہ سیکھنے والے طلباء کیلئے طہارت اور صلوة کے بارے انتہائی آسان طریقے پر مرتب کی گئی ہے۔

بے شک میں نے اس کو آسانی و سہولت، واضح عبارت، اُسلوب میں عمدگی اور مسائل کو واضح نقوش کے ساتھ بیان کرنے کا اہتمام کیا ہے اور میں نے ہر بحث کے آخر پر طلباء کے ذہن میں معلومات کو پختہ اور راسخ کرنے کیلئے متعین سوالات بھی درج کئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ میری طرف سے اس کوشش کو قبول فرمائے اور اس کا نفع عام فرمائے اور اس کا علم نافع بنائے جو معصفت کی موت کے ساتھ ختم نہ ہو، بے شک وہ سب کو پالنے والا، عزت والا، مہربان اور رحم کرنے والا ہے اور تمام خوبیاں اُس اللہ کیلئے جو سارے جہانوں کا رب ہے اور اللہ تعالیٰ دُرونازل فرمائے ہمارے سردار حضرت محمد ﷺ اور آپ کی آل اور آپ کے تمام صحابہ کرام پر۔ آمین بجاہ النبی لا یمین!

مؤلف :

محمد فہمی بن محمد علخات العقاء

24-1-1416ھ

﴿پیش لفظ﴾

[الحمد لله رب العالمين والعاقبة للمتقين والصلوة والسلام على

سيد المرسلين وعلى اله واصحابه اجمعين]

حمد و صلوة کے بعد! پیش نظر کتاب ”بہارِ فقہ“ ایک عربی رسالے [الفقہ] کا اردو ترجمہ ہے جو زمانہ طالب علمی میں فقیر نے خرید اور مطالعہ کیا تو اسے بڑا مفید پایا، عرصہ ہائے دراز سے آرزو تھی کہ درس نظامی کے ابتدائی طلباء کو فقہ حنفی میں مہارت کیلئے اس رسالے کو ضرور پڑھنا چاہئے کیونکہ اس میں مسائل بھی بہت آسان اور واضح انداز میں بیان کئے گئے ہیں، اس کی ترتیب بھی بہت عمدہ ہے اور سب سے اہم بات یہ کہ ہر سبق کے آخر پر ایک مشق بھی ہے جو سارے سبق کو پختہ کرنے کا ذریعہ ہے، لیکن عربی زبان میں ہونے کی وجہ سے ابتدائی طلباء کیلئے اس سے استفادہ کرنا مشکل تھا، اگلے فقیر نے مارچ 2009ء میں اس کتاب کا ترجمہ شروع کیا اور الحمد للہ! صرف پندرہ دنوں میں اس کا ترجمہ مکمل ہو گیا اور پھر بڑی تیزی کے ساتھ اس کی کمپوزنگ اور پروف ریڈنگ کی تکمیل ایک ماہ میں مکمل کر لی گئی۔

اب الحمد للہ! یہ کتاب ”بہارِ فقہ“ کے نام سے نئی، خوبصورت، دیدہ زیب اور آسان فہم انداز میں کمپوزنگ کے ساتھ اسے پیش کیا جا رہا ہے، اساتذہ درس نظامی سے گزارش ہے کہ اس کتاب کو درس نظامی کے سال اول کے نصاب میں شامل فرمائیں اور ہر سبق کے آخر کی مشق کو طلباء سے ضرور حل کروائیں، انشاء اللہ تقریباً صرف تین ماہ کے قلیل عرصہ میں ہر طالب علم اس کتاب کو ختم کر کے اپنی فقہ میں مہارت پیدا کر سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ اس کتاب کے مصنف اور اس کے معاونین کے درجات کو بلند فرمائے اور اس کے مترجم اور اس کے معاونین کو مزید دینِ متین کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بھانجنی! آمین! طلبہ دُعا: محمد فہیم مصطفائی 5-6-2009



مُقَدِّمَةٌ

اس مقدمہ میں مندرجہ ذیل پانچ عنوانات بیان کیے جائیں گے۔

[1]: حالاتِ زندگی امامِ اعظم رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ

[2]: اہم تعریفات

{1}: فقہ کی تعریف

{2}: دلائل شرعیہ کی اقسام

{3}: فقہ کا موضوع

{4}: فقہ کی اہم اصطلاحات

[1]: امام اعظم رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کے حالاتِ زندگی

اسم گرامی

امام اعظم، امام ابو حنیفہ، نعمان بن ثابت رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کو فہ میں 80ھ میں پیدا ہوئے

مشہور اساتذہ

امام حماد بن ابی سلیمان، امام ابو جعفر الباقر، امام نافع مولیٰ ابن عمر ؓ۔

مشہور شاگرد

امام قاضی ابو یوسف، امام ذفر بن ہذیل، امام محمد بن حسن شیبانی اور آپ کا بیٹا امام حماد

بن ابی حنیفہ ؓ۔

ذریعہ معاش

آپ ایک تاجر تھے، آپ ریشم اور اون کے کپڑوں کی تجارت فرماتے تھے، آپ

بادشاہوں کے ذرائع قبول نہ فرماتے تھے، آپ اولیاء، اذکیاء اور غیوں میں شمار ہوتے تھے۔

علماء کے اقوال

حضرت یزید بن ہارون رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ سے پوچھا گیا کہ امام ابو حنیفہ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ

زیادہ فقیہ ہیں یا امام ثوری رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ؟ تو فرمایا کہ امام اعظم ابو حنیفہ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ زیادہ فقیہ

ہیں اور امام ثوری رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ بڑے محدث ہیں۔

امام شافعی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں کہ تمام لوگ فقہ میں امام اعظم کے محتاج ہیں۔

حضرت تکی بن معین رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں کہ امام ابو حنیفہ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ

(۴: ۱۵۸) ہیں اور میرے نزدیک قرأت امام حمزہ کی بہتر ہے اور فقہ امام ابو حنیفہ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ

عَلَيْهِ کی بہتر ہے۔

عبادت و تقویٰ

آپ مفتی، عابد، کثرت سے تلاوت کرنے والے اور تہجد گزار تھے، آپ 40 سال تک ایک ہی وضو سے عشاء اور فجر کی نماز پڑھتے رہے، آپ کے نماز میں کثرت قیام کی وجہ سے آپ کا نام ہی ثابت قدم رکھ دیا گیا اور آپ نے اپنی زندگی میں 7000 مرتبہ قرآن پاک ختم کیا۔

مقام و مرتبہ

آپ فقہ حنفی کے بانی ہیں اور آئمہ اربعہ میں سے صرف آپ ہی تابعی رسول ہیں، آپ اپنے زمانے کے بڑے امام و سردار تھے، آپ نے تقریباً سترہ صحابہ کرام سے ملاقات کا شرف حاصل کیا ہے جن میں سے چند ایک کے نام یہ ہیں: حضرت انس بن مالک ۹۳ھ، حضرت مالک بن انس ۹۲ھ، حضرت اسید بن سہل ۱۰۰ھ، حضرت محمود بن لبید ۹۶ھ، حضرت مالک بن حویرث ۹۴ھ، حضرت ابو الحنفیہ ۱۱۰ھ، حضرت عبداللہ بن حارث ۹۹ھ۔

صفات عالیہ

آپ خوبصورت چہرے والے، کثیر خوشبو لگانے والے، ہیبت والے، عقل و علم کے مالک اور فضول کاموں سے بچنے والے تھے، اکثر خاموش رہتے اور کسی دنیا دار کی ملامت سے خوف نہ کھاتے۔

وفات

آپ کو تاحی کا عہدہ قبول کرنے پر مجبور کیا گیا، قید میں رکھ کر مارا گیا اور بعض علماء نے کہا کہ آپ کو حالت قید میں زہر پلا دیا گیا جس سے آپ کی شہادت واقع ہوئی، آپ 150ھ میں شہید ہوئے، اللہ تعالیٰ آپ پر رحمتیں برسائے اور آپ سے سدا راضی رہے۔

[2]: اہم تعریفات

فقہ کی تعریف اور اس کی اہم اصطلاحات پر نظر ڈالنا ہر طالب فقہ کے لئے ضروری ہے۔

{1}: تعریف فقہ

فقہ کا لغوی معنی

بہت سمجھا رہا ہوں، علم سیکھنا۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ﴿لِيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّیْنِ﴾ [مائدہ: ۲۴۴]

”چاہیے کہ وہ لوگ دین سمجھیں۔“

اس آیت کریمہ کا مطلب یہ ہے کہ وہ اس دین کو سمجھیں اور وہ اس دین کے علماء بنیں

اور اس دین کے تقاضے کو پہچانیں۔

فقہ کا شرعی معنی

﴿اَلْعِلْمُ بِالْاَحْكَامِ الشَّرْعِيَّةِ الْعَمَلِيَّةِ الْمُكْتَسَبَةِ مِنْ اَدْنٰیهَا التَّفْصِيْلِيَّةِ﴾

”احکام شریعہ عملیہ کو ان کے تفصیلی دلائل کے ساتھ جاننا“

تعریف فقہ کی وضاحت

[الْاَحْكَامُ الشَّرْعِيَّةُ]: نیت مراد یہ ہے کہ اوامر، نواہی، حلال، حرام، واجب،

مندوب، مستحب، مکروہ اور جو کچھ بھی ہمارے پاس ہمارے رسول احمد مجتبیٰ ﷺ کی طرف سے آیا،

اُس کو جاننا۔

[الْعَمَلِيَّةُ]: سے مراد وہ احکام ہیں جو ظاہری اعمال سے تعلق رکھتے ہیں، مثلاً عبادات

و معاملات اور اسی طرح جو باطنی اعمال سے تعلق رکھتے ہیں، مثلاً نیت وغیرہ کیونکہ نیت کی وجہ

سے ایمان اور عقیدہ کی پہچان ہوتی ہے۔

[اَلْمُكْتَسِبَةُ مِنْ اَدْلِيَّتِهَا التَّفْصِيلِيَّة] : سے مراد وہ احکام جو دلائل شرعیہ سے

نکالے گئے ہوں۔

{2}: فقہ اسلامی میں دلائل شرعیہ کی اقسام

[۱]: دلائل قطعیہ: اس سے مراد تین قسم کے دلائل ہیں۔

(۱): قرآن حکیم (۲): سنت متواترہ (۳): اجماع اُمت

نوٹ: اجماع اُمت سے مراد اُمت کے فقہاء اور مجتہدین کا اجماع ہے نہ کہ عام لوگوں کا۔

یہ تینوں قوی دلائل ہیں، البتہ پہلی دو قسموں میں سے کسی ایک کا بھی انکار کرنے والا بالاتفاق کافر ہے اور اجماع کی چار اقسام ہیں۔

(۱) جس میں تمام صحابہ کرام نے صراحتہ اتفاق کیا ہو، یہ اجماع قرآن کے قائم مقام ہے۔

(۲) جس میں بعض صحابہ کرام نے اتفاق کیا ہو اور بعض صحابہ کرام نے خاموشی اختیار کی ہو، یہ

اجماع حدیث متواترہ کے قائم مقام ہے۔

(۳) تابعین اور دیگر فقہاء کا ایسی بات میں اجماع کرنا جس بارے میں صحابی کا قول منقول نہ

ہو، یہ اجماع حدیث مشہورہ کے قائم مقام ہے۔

(۴) سلف صالحین کے کسی ایک قول پر فقہاء و مجتہدین کا اجماع کرنا، یہ اجماع شریعہ کا قائم

مقام ہے، اب ان میں سے پہلی دو قسموں کا انکار کرنے والا کافر ہے جبکہ تیسری دو قسموں کا انکار کرنے والا بددین اور گمراہ ہے۔

[۲]: دلائل ظنیہ: اس سے مراد احادیث میں سے اخبار آحاد اور قیاس ہے۔

جس نے ان دلائل کا انکار کیا، وہ بددین اور گمراہ ہے۔

{3}: فقہ کا موضوع

مُتَكَلِّفِينَ کے افعال [مُتَكَلِّفِينَ سے مراد وہ لوگ جو عاقل بالغ اور سلامت حواس (اعضاء) والے

ہوں اور جن تک امر نہیں اور ایسا حق کی دعوت پہنچی ہو]

اور آپ ہم امر، نہی اور اباحت (ہمارے ہونے) کی ایک ایک مثال پیش کرتے ہیں۔

1. امر۔ جیسے: ﴿وَأَقِمُوا الصَّلَاةَ﴾ [المائدہ: ۴۳]

”اور نماز قائم کرو۔“

2. نہی۔ جیسے: ﴿وَلَا تَغْتَبْ بَعْضُكُم بَعْضًا﴾ [الحجرات: ۱۲]

”اور تم میں سے بعض دوسرے بعض کی غیبت نہ کریں۔“

3. اباحت۔ جیسے: ﴿وَكُلُوا وَاشْرَبُوا﴾ [الاعراف: ۳۱]

”اور کھاؤ اور پیو۔“

{4}: فقہ سے متعلق اہم اصطلاحات

1. فرض:

جو قطعی الثبوت دلیل سے ثابت ہو اور جسے جزم کے صیغہ کے ساتھ طلب کیا گیا ہو۔

تعریف فرض کی وضاحت

فرض وہ ہے جو ایسی دلیل سے ثابت ہو جو قطعی اور یقینی ہو اور شریعت کی طرف سے جس کے ادا کرنے کا حکم دیا گیا ہو۔

فرض کی مثال

جیسے نماز، اسلئے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو ادا کرنے کا حکم دیا ہے پس نماز ایسا فرض ہے جس کی ادائیگی لازم ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَأَقِمُوا الصَّلَاةَ﴾

”اور نماز قائم کرو۔“ [المائدہ: ۴۳]

فرض کا حکم

جو شخص بھی نماز کی فرضیت کا انکار کرے تو وہ کافر ہے اور مذاب الہی کا مستحق ہے۔

نوٹ: فرض اور رکن ایک معنی میں ہیں، اَلْبَتَّہُ رکن فرض کے اجزاء میں داخل ہے۔

شرط کی تعریف

شرط وہ ہے جس پر عمل کی درنگی موقوف ہو، جس طرح نماز کے لئے طہارت۔

2 واجب:

وہ ہے جو قطعی الثبوت دلیل سے ثابت ہو اور جسے صیغہ جزم کے ساتھ طلب کیا گیا ہو۔

واجب کی مثال

جیسے: نماز اور عیدین۔

فرض اور واجب کے حکم میں فرق

اصل ثواب اور مستحق عذاب ہونے میں فرض و واجب میں کوئی فرق نہیں، اَلْبَتَّہُ حکم کے لحاظ سے یہ دونوں مختلف ہیں، پس فرض کے منکر کو کافر کہا جائے گا جبکہ واجب کے منکر کو کافر نہیں کہا جائے گا اور فرض چھوٹ جائے تو نماز سرے سے ہوتی ہی نہیں، اَلْبَتَّہُ واجب بھول کر چھوٹ جائے تو اس کی کمی سجدہ کا سہو سے پوری ہو جاتی ہے۔

3 سنت:

حضور ﷺ کے قول، فعل یا تقریر (ایسا عمل جو حضور ﷺ کے سامنے کیا گیا اور حضور ﷺ نے اس سے منع نہ کیا) کو سنت کہتے ہیں۔

سنت کا حکم

جس کے کرنے پر انسان کو ثواب دیا جائے اور چھوڑنے پر عذاب کی وعید سنائی گئی ہو۔

سنت کی مثال

مسواک کا استعمال، وضو میں تین بار رکلی کرنا اور ناک میں پانی چڑھانا۔

سنت کی اقسام

سنت کی دو قسمیں ہیں: (۱): سنت مؤکدہ (۲): سنت غیر مؤکدہ

[۱] سنت مؤکدہ

یہ وہ ہے جسے رسول اللہ ﷺ نے ہمیشہ کیا ہو اور اس کے فرض نہ ہونے پر تنبیہ کی ہو۔

سنت مؤکدہ کا حکم

اس کا کرنا ثواب اور کبھی کبھار چھوڑنا باعثِ عقاب اور چھوڑنے کی عادت بنانے والا مستحقِ عذاب ہے۔

سنت مؤکدہ کی مثال

سنت اعتکاف اور فجر کی دو سنتیں۔

[۲] سنت غیر مؤکدہ

یہ وہ ہے جسے رسول اللہ ﷺ نے ہمیشہ نہ کیا ہو۔

سنت غیر مؤکدہ کی مثال

اس کا کرنا ثواب اور نہ کرنا اگرچہ عادت ہو مگر باعثِ عقاب نہیں۔

سنت غیر مؤکدہ کی مثال

نماز عصر اور عشاء کی پہلے کی چار رکعات۔

4. مستحب:

یہ سنت کی ہی قسم ہے مگر اس کا رہنے سنت کی دونوں قسموں سے کم ہے۔

مستحب کا حکم

اس کے کرنے والے کو ثواب ملے گا مگر چھوڑنے والے پر ملامت نہیں کی جائے گی۔

مستحب کی مثال

جو لباس حضور ﷺ نے پہنا، وہی پہننا، جو حضور ﷺ نے کھایا پیا، اُسی کو کھانا پینا۔

5. حرام:

یہ فرض کا متغداد ہے اور یہ وہ عمل ہے جو قطعی الثبوت دلیل سے ثابت ہو اور جس کے چھوڑنے کا شریعت نے مطالبہ کیا ہو، اس طریقے پر کہ تم اس پر عمل نہ کرو۔

حرام کا حکم

اس سے چھٹا فرض اور ثواب ہے، اس کو ایک بار بھی کرنے والا کبیرہ گناہ کا مرتکب اور اس کا منکر کافر ہے۔

حرام کی مثال

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ﴾ [یعنی اسرائیل: ۳۳]

”اور تم اس جان کو قتل مت کرو جس (کو قتل کرنا) اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے مگر حق کے ساتھ۔“

6. مکروہ:

اس کی دو قسمیں ہیں: (۱): مکروہ تحریمی (۲): مکروہ تنزیہی

[۱]: مکروہ تحریمی

جو قطعی الثبوت دلیل سے ثابت ہو اور جس کو چھوڑنے کا شارع نے مطالبہ کیا ہو اور یہ واجب کا متغداد ہے۔

مکروہ تحریمی کا حکم

اس کے کرنے سے عبادت ناقص ہو جاتی ہے اور کرنے والا گناہگار ہے اگرچہ اس کا گناہ حرام کے گناہ سے کم ہے، البتہ چند بار کرنے سے یہ کبیرہ گناہ ہو جاتا ہے اور اس کے منکر کو کافر نہیں کہیں گے۔

مکروہ تحریمی کی مثال

مرد کے لئے ریشم پہنا اور سونے کے زیورات استعمال کرنا۔

[۲] مکروہ تنزیہی

جس کے چھوڑنے کا شارع نے مطالبہ کیا مگر عذاب کی امید نہ فرمائی ہو اور یہ سنت غیر مؤکدہ کا متغداد ہے۔

مکروہ تنزیہی کا حکم

اس کے چھوڑنے والے کو ثواب دیا جائے گا اور کرنے والے کی ملامت کی جائے گی۔

مکروہ تنزیہی کی مثال

خطبہ کے دوران امام کا بغیر عذر کے بیٹھنا۔

7. مباح:

وہ ہے جس کا کرنا، نہ کرنا دونوں مطلوب نہ ہوں بلکہ بندے کو دونوں صورتوں کا اختیار ہو۔

مباح کا حکم

جس کے کرنے والے کو ثواب نہیں ملے گا اور نہ کرنے والے کو عذاب نہیں دیا جائے گا مگر جب وہ عمل مباح کرنے میں اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کی نیت کرے تو ثواب ملے گا۔

مباح کی مثال

کھانے، پینے اور دنیاوی معاملات میں جدید اقسام و مصنوعات کا استعمال کرنا۔



﴿ تَدْرِيب ﴾

- {1}۔ امام اعظم کے حالات زندگی پر مختصر نوٹ لکھیں؟
- {2}۔ فقہ کا موضوع کیا ہے؟
- {3}۔ امر، نہی اور اباحت کی ایک ایک مثال پیش کریں؟
- {4}۔ فرض کی تعریف اور اس کے منکر کا حکم بیان کریں؟
- {5}۔ فرض، رکن اور شرط میں فرق بیان کریں؟
- {6}۔ فرض اور واجب میں فرق بیان کریں؟
- {7}۔ سنت کی اقسام مع تعریفات و امثلہ و حکم بیان کریں؟
- {8}۔ مکروہ کی اقسام مع تعریفات و امثلہ و حکم بیان کریں؟
- {9}۔ مباح کی تعریف اور حکم بیان کریں؟
- {10}۔ مندرجہ ذیل چیزوں کا حکم بیان کریں؟

(۱) نمازوتر.....

(۲) اعتکاف.....

(۳) مسواک کا استعمال.....

(۴) امام کے خطبے کے دوران نفل نماز پڑھنا.....

(۵) امام کا خطبہ کے دوران بغیر عذر بیٹھنا.....

(۶) عصر کے فرض سے پہلے کی چار رکعات.....

﴿ البَابُ الْأَوَّلُ : الطَّهَارَةُ ﴾

﴿ پہلا باب : طہارت ﴾

اس باب میں ہم مندرجہ ذیل 9 سبق پڑھیں گے۔

[۱]: طہارت اور اس کے احکام

[۲]: پانی کی اقسام

[۳]: جھوٹے پانی کے احکام

[۴]: نجاستیں اور ان کی اقسام

[۵]: استنجاء اور استجمار کا حکم

[۶]: وضو کا بیان

[۷]: غسل کا بیان

[۸]: تیمم کا بیان

[۹]: موزوں اور پٹی پر مسح کرنا

﴿ الدَّرْسُ الْأَوَّلُ : أَحْكَامُ الطَّهَارَةِ وَأَنْوَاعُهَا ﴾

[پہلا سبق]

طہارت کے احکام اور اس کی اقسام

طہارت کا لغوی معنی ۔ پاکیزگی

طہارت کا حکم

یہ نماز کی درستگی کے لئے شرط ہے، اسلئے کہ نماز بندے اور اس کے رب کے درمیان مناجات کے تعلق کا نام ہے، پس اس تعلق کیلئے طہارت حسی اور معنوی ضروری ہیں۔

طہارت کی اقسام

طہارت کی دو قسمیں ہیں: (۱) حسی (۲) معنوی

(۱) طہارت حسی

اس کی پھر دو قسمیں ہیں: (۱) حدث سے پاکیزگی (۲) نجث سے پاکیزگی

[۱] حدث سے پاکیزگی

یہ وہ حدث ہے جو بدن سے متعلق ہو۔

حدث کی پھر دو قسمیں ہیں: (۱) حدث اصغر (۲) حدث اکبر

حدث اصغر کی مثال

پیشاب اور پاخانہ کا نکلنا۔

حدث اصغر کا حکم

یہ حدت وضو کے ساتھ دور ہو جاتا ہے اور پانی نہ ملنے یا پانی کے استعمال پر قدرت نہ ہونے کے وقت تیمم سے یہ حدت زائل ہو جاتا ہے۔

حدت اکبریٰ مثال اور حکم

اس کی مثال جنابت اور حکم یہ ہے کہ یہ غسل سے زائل ہوتا ہے اور پانی نہ ملنے کی صورت میں یا پانی کے استعمال پر قادر نہ ہونے کی صورت میں تیمم سے یہ حدت زائل ہو جاتا ہے

(۲): **حبث سے پاکیزگی**

حبث سے مراد وہ نجاست ہے جو بدن، کپڑے یا زمین پر لگی ہو۔

حبث کا حکم

ہر بہنے والی پاک چیز سے یہ نجاست زائل ہوتی ہے جس سے عین نجاست زائل ہو جائے، جس طرح ماء مطلق یا ماء مستعمل یا سرکہ یا عرق گلاب یا درخت یا پھل کا پھوڑا ہو پانی۔

(2): طہارت معنوی

طہارت معنوی یہ ہے کہ دل کے امراض سے پاک ہونا، جیسے: جھوٹ، غیبت وغیرہ۔

نوٹ: نمازی کیلئے طہارت حسی اور معنوی دونوں ضروری ہیں اور طہارت حسیہ تو نماز کی درستگی کے لئے شرط ہے اور یہی طہارت نماز کی کفائی ہے، اس لئے کہ رسول پاک ﷺ نے فرمایا:

﴿مِفْتَاحُ الصَّلَاةِ الطَّهْوُ﴾ ”نماز کی کفائی طہارت ہے“ [ابوداؤد و ترمذی]

اور طہارت معنوی نماز کی درستگی اور نماز کی کفائی کیلئے شرط ہے اور طہارت معنوی ہی نماز کی فرضیت کا اصل مقصد ہے، اسی وجہ سے فقہاء اپنی تصانیف کو طہارت معنوی سے شروع کرتے ہیں۔

﴿ الدَّرْسُ الثَّانِي : اَقْسَامُ الْمِيَاهِ ﴾

[دوسرا سبق : پانی کی اقسام]

پانی کی مندرجہ ذیل پانچ اقسام ہیں۔

(1): طَاهِرٌ مُطَهَّرٌ غَيْرِ مَكْرُوہٍ.

خود پاک ہے، پاک کرنے والا ہے اور اس کا استعمال مکروہ نہیں۔

اور یہ ماء مطلق ہے جس طرح بارش کا پانی، سمندر، برف اور کنویں وغیرہ کا پانی۔

حکم: یہ ماء مطلق ہے اور یہ حدث اور نجاست دونوں کو دور کر دیتا ہے۔

(2): طَاهِرٌ مُطَهَّرٌ مَكْرُوہٍ.

خود پاک ہے، پاک کرنے والا ہے اور اس کا استعمال مکروہ تنزیہی (منہج جہاد) ہے۔

یہ وہ پانی ہے جس سے بلی، چوہ یا مرغی نے پانی پیا اور ہمیں ان کے منہ کی پاکیزگی کا

علم نہ ہو۔

بہر حال جب ہمیں پتہ چل جائے کہ ان کا منہ پاک ہے تو پھر کراہت ختم ہو جائے گی

اور جب یہ پتہ چل جائے کہ منہ ناپاک ہے تو پھر پانی ناپاک ہوگا، لہذا پانی کی پاکی اور ناپاکی کا

حکم ان جانوروں کے منہ کے لحاظ سے ہوگا۔

حکم: یہ پانی حدث اور نجاست کو دور کر دیتا ہے مگر جس صورت میں اس پانی کے علاوہ

مطلق پانی ہوگا تو پھر اس کا استعمال مکروہ تنزیہی ہوگا اور جب اس پانی کے علاوہ ماء مطلق موجود

نہ ہو تو پھر اس کا استعمال مکروہ نہ ہوگا۔

(3): طَاهِرٌ غَيْرِ مُطَهَّرٍ.

خود پاک ہے لیکن پاک کرنے والا نہیں۔

اور یہ وہ پانی ہے جس کا رنگ، ذائقہ یا بو کسی پاک چیز کے ملانے سے بدل جائے۔

اس پانی کی چند مثالیں ہیں۔

(۱) درختوں اور پہاڑوں کا پانی۔

(۲) وہ پانی جو بدن کی پاکی حاصل کرنے میں استعمال کیا گیا ہو، جیسے: وہ پانی جو

وضو کرنے والے شخص کے اعضاء سے گرا ہو تو وہ پانی مستعمل کہلاتا ہے۔

حکم: یہ پانی نجاستِ حسیہ (ظاہرہ) کو زائل کرتا ہے مگر حدث (بے ضرر ہونا) کو دور نہیں

کرتا۔

(4) ماءِ نجس۔

یہ وہ پانی ہے جس میں نجاست گر جائے تو اس کے کسی ایک وصف کو بدل ڈالے جب

کہ وہ پانی کثیر ہو یا اُس کا کوئی وصف بھی نہ بدلے جب کہ وہ پانی قلیل ہو (یعنی جب کثیر پانی ہو تو پھر نجاست پڑنے کی وجہ سے کوئی وصف بدلے گا تو وہ پانی پاک ہو گا اور جب پانی کثیر نہ ہو، قلیل ہو تو صرف نجاست پڑنے سے ہی پاک ہو جائے گا اگرچہ پانی کا وصف نہ لگے بدلے)

حکم: یہ حدث اور نجاست دونوں کو دور نہیں کرتا۔

(۱) کثیر پانی

جب پانی رکا ہو ہو تو پھر ذرہ ذرہ (یعنی دس ہتھ لہائی اور دس ہتھ چوڑائی) کا حوض ہو گا تو یہ پانی

کثیر میں شمار ہو گا (یعنی جب حوض کی کل لہائی چوڑائی ۱۰۰ ہتھ ہو) اور جب پانی جاری ہو تو اُسے کثیری کہیں گے اگرچہ وہ پانی وہ درودہ سے کم ہو۔

حکم: یہ پانی پاک ہے، پاک کرنے والا ہے مگر جب نجاست کی وجہ سے کوئی وصف

بدل جائے تو پھر پاک کرنے والا نہیں ہو گا۔

(۲) قلیل پانی

وہ پانی جو کثیر پانی کی مقدار سے کم ہو۔

حکم: اگر اس ماءِ قلیل میں نجاست گر جائے تو یہ ناپاک ہو جاتا ہے اگرچہ پانی کا کوئی وصف نہ بدلے۔

(5): ماءِ مَشْكُوكِ.

وہ پانی جس کی طہارت میں شک ہو، جیسے: وہ پانی جس سے گدھے نے پیا ہو۔

حکم: اگر کوئی شخص اس پانی کے علاوہ کوئی اور پانی نہ پائے تو تیمم کر لے اور اس پانی کو استعمال نہ کرے اور شک کا سبب یہ ہے کہ فقہاء کے ذاکل میں اختلاف ہے کہ کیا گدھے کا حجو ناپاک ہے یا ناپاک ہے؟



﴿ تَذْرِيبُ ﴾

- {1} طہارت کا لغوی معنی و حکم بیان کریں؟
- {2} طہارت کی کتنی اقسام ہیں، ان کی تعریفات لکھیں؟
- {3} حدث کی کتنی قسمیں ہیں، ان کی مثالیں اور حکم بیان کریں؟
- {4} طہارت حسبہ کی اقسام کتنی ہیں، ان کی تعریفات نوٹ کریں؟
- {5} پانی کی کتنی اقسام ہیں، سب کے نام اور حکم بیان کریں؟
- {6} ماء قلیل کسے کہتے ہیں اور یہ کب ناپاک ہوتا ہے؟
- {7} ماء کثیر کسے کہتے ہیں اور یہ کب ناپاک ہوتا ہے؟
- {8} مندرجہ ذیل صورتوں کی ایک ایک مثال تحریر کیجئے۔

(۱) ایسا جھوتا جو ناپاک ہو۔

(۲) ایسا جھوتا جو مشکوک فیہ ہو۔

(۳) ایسا پانی جو طاہر، مطہر اور مکروہ و تنزیہی ہے۔

(۴) ایسا پانی جو طاہر اور مطہر ہے۔

(۵) ماء مطلق۔

{9} مندرجہ ذیل جملوں کے آگے ہاں یا نہیں لکھ کر جواب دیں۔

- (۱) کیا نماز کی کیلئے طہارت حسی اور معنوی دونوں ضروری ہیں.....
- (۲) اگر بلی نے پاک پانی پی لیا تو وہ پانی پاک ہوگا یا مکروہ.....
- (۳) کیا ماء مستعمل سے نجس سے پاکیزگی حاصل ہو جاتی ہے.....
- (۴) کیا درخت اور پہاڑوں کے پانی سے نہاست اور حدت کو دور کر سکتے ہیں.....

﴿ الدَّرْسُ الثَّالِثُ : أَحْكَامُ الْأَسَّارِ ﴾

[تیسرا سبق]

جھوٹے پانی کے احکام

[الْأَسَّارُ]: یہ [سُوْرُ] کی جمع ہے اور [سُوْرُ] اُس پانی کو کہتے ہیں جو پینے کے

بعد برتن میں بچ گیا ہو۔

جھوٹے پانی کی چار اقسام ہیں۔

(۱) ظاہر مطہر: ایسا جھوٹا جو پاک ہے اور پاک کرنے والا ہے، جیسے: انسان کا

جھوٹا۔

(۲) ظاہر مطہر مکروہ: ایسا جھوٹا جو پاک ہے مگر اس کا استعمال مکروہ و تنزیہی ہے، یہ

حدث اور نجاست دونوں کو دور کرتا ہے، جیسے: بلی اور گھریلو مرغیوں کا جھوٹا۔

البتہ اس جھوٹے پانی کے علاوہ کوئی دوسرا پانی نہ پائے جانے کے وقت اس کا استعمال

مکروہ نہیں ہوگا۔

(۳) ماء نجس: ایسا جھوٹا جو ناپاک ہو اور اس کا استعمال بہت مجبوری کے بغیر جائز

نہیں، جیسے: خنزیر، کتا، پھینٹا، بھیڑیا اور کچھو کا جھوٹا۔

ان سب کا جھوٹا اس لئے ناپاک ہے کیونکہ ان کا جھوٹا لعاب سے ملا ہوتا ہے اور ان کا

لعاب کوشت سے بنتا ہے اور ان کا کوشت ناپاک ہے، اس لئے ان کا جھوٹا بھی ناپاک ہوا۔

(۴) ماء مشکوک: ایسا جھوٹا جس کی پاکی میں شک ہو۔

یہ وہ پانی ہے جس سے گدھے نے پیا ہو اور اُس کا حکم بیان ہو چکا ہے۔

جھوٹے پانی کا حکم اس جدول میں ملاحظہ فرمائیں۔

جانور	گوشت کا حکم	جھوٹے کا حکم	کیفیت
کھریلی	حرام	پاک ہے، پاک کرنے والا نکر و ہتھ نہی ہے	اسلئے کہ بار بار کھڑ آنے والیوں میں سے ہے
وومرخی جا گھر کے باہر سے کھاتی ہے	حلال	پاک ہے، پاک کرنے والا نکر و ہتھ نہی ہے	مگر جب اس کے منہ کی پاکی کا یقین ہو تو بار کراہت پاک ہے
سانپ لچو با	حرام	پاک ہے، پاک کرنے والا نکر و ہتھ نہی ہے	اسلئے کہ بار بار کھڑ آنے والیوں میں سے ہے
وحشی پرندے، جیسے باز، خیل، شکر	حرام	پاک ہے، پاک کرنے والا نکر و ہتھ نہی ہے	یہ مرغی کے مشابہ ہیں، پس جب ان کی چونچ کی پاکیزگی کا یقین ہو تو بار کراہت پاک ہے

﴿ الدَّرْسُ الرَّابِعُ : النِّجَاسَاتُ وَانْوَاغُهَا ﴾

[چوتھا سبق]

نجاستیں اور ان کی اقسام کا بیان

علامہ کرام کا اس بات پر اجماع ہے کہ نماز کی درستگی کے لئے جن جگہوں سے نجاست زائل کرنا ضروری ہے، وہ تین جگہیں ہیں۔

[1] بدن [2] کپڑا [3] جگہ

تینوں سے نجاست زائل کرنے کا طریقہ

بدن پر نجاست لگ جائے تو دو صورتیں ہیں کہ وہ نجاست مرئیہ (جو ظاہر دکھائی دینے والی ہے) ہے یا نجاست غیر مرئیہ، جیسے پیچھا بپس اگر نجاست مرئیہ ہے تو ظاہری نجاست دور کرنے سے بدن پاک ہو جائے گا اور اگر غیر مرئیہ ہے تو پھر ظہن غالب سے نجاست زائل ہوگی۔

کپڑے پر نجاست مرئیہ لگے تو ظاہری نجاست زائل ہونے سے کپڑا پاک ہو جائے گا اگرچہ ایک بار دھونے سے زائل ہو جائے اور اگر غیر مرئیہ ہے تو پھر تین دفعہ دھونے اور ہر بار خشک کرنے سے کپڑا پاک ہوگا۔

جگہ یعنی زمین پر نجاست لگ جائے تو زمین پر تین دفعہ پانی ڈالنے اور ہر بار خشک کرنے سے زمین پاک ہو جائے گی، البتہ اگر درہتلی یا نرم زمین ہے تو ایک بار پانی مارنے اور خشک ہو جانے سے وہ پاک ہو جائے گی اور ایسی زمین پر نماز پڑھنا تو جائز ہوگا مگر اس سے تیمم کرنا جائز نہ ہوگا۔

نجاست کی اقسام

نجاست کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) نجاست غلیظہ : یہ کپڑے یا بدن پر ایک درہم سے زیادہ لگے تو اس کا صاف کرنا

فرض ہے اور اگر درہم کی مقدار کے برابر ہو تو صاف کرنا واجب ہے۔

(۲) نجاست خفیفہ: یہ کپڑے کے بدن کے عضو کے چوتھائی سے زیادہ ہو تو پاک

حاصل کرتا فرض ہے۔

نجاست غلیظہ کی پھر دو قسمیں ہیں۔

(۱) جلدہ جو درہم کے وزن (ساڑھے چار ماش) سے کم مقدار معاف ہے۔

(۲) مائعہ جو تھیلی کی گہرائی سے کم معاف ہے۔

مسئلہ: نجاست غلیظہ خفیفہ کا حکم (گد اگد اُس صورت میں ہے جب وہ بدن یا

کپڑے وغیرہ پر لگے اور اگر کسی پتلی چیز مثلاً پانی یا سرکہ وغیرہ میں گرے تو کل ناپاک ہو جائے گا اگرچہ ایک قطرہ نجاست گرے۔

نجس چیزوں کے حکم اور مقدار کو اس جدول کی روشنی میں سمجھیں۔

نجس مادہ	قسم	مقدار
خون اور پیپ	نجاست غلیظہ	تھیلی کی گہرائی سے کم معاف
انسان کا پیشاب	نجاست غلیظہ	تھیلی کی گہرائی سے کم معاف
انسان کا پاخانہ	نجاست غلیظہ	نماز پہننے درہم کی مقدار معاف
قیء (الحمی)	نجاست غلیظہ	تھیلی کی گہرائی سے کم معاف
پیشاب کے چھینٹے	نجاست غلیظہ	سوئی کے نکلے کے برابر مقدار معافی
جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے ان کا پاخانہ	نجاست غلیظہ	درہم سے کم مقدار معاف
جن جانوروں کا گوشت نہیں کھایا جاتا، ان کا پاخانہ	نجاست غلیظہ	درہم سے کم مقدار معاف

جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے ان کا بیٹا ہے	نہایت خفیفہ	کپڑے یا عضو کے چوتھائی حصے سے کم معاف
جن جانوروں کا گوشت نہیں کھایا جاتا ہے، ان کا بیٹا ہے	نہایت غلیظہ	درجہ سے کم مقدار معاف
جن پرندوں کا گوشت نہیں کھایا جاتا، ان کی بیٹ بیٹے: کوا	نہایت خفیفہ	کپڑے یا عضو کے چوتھائی حصے سے کم معاف
جن پرندوں کا گوشت کھایا جاتا ہے، ان کی بیٹ بیٹے: چڑیا، کبوتر	پاک	مطلوبہ معاف ہے



﴿ الدَّرْسُ الْخَامِسُ : اَلْاِسْتِجَاءُ وَالْاِسْتِجْمَارُ ﴾

[پانچواں سبق : استنجاء کے احکام]

اس سبق میں 4 قسم کے احکامات بیان کئے جائیں گے۔

(1): تعریف

سجیلین سے نفعے والی نجاست کو زائل کرنا اور یہ پانی کے ساتھ زائل ہوگی تو اس کو استنجاء کہیں گے اور اگر پتھر کے ساتھ زائل ہوگی تو اس کو استجمار کہیں گے اور نجاست کو زائل کرنے میں اصل تو پانی کا استعمال کرنا ہے، البتہ افضل یہ ہے کہ دونوں کو جمع کرے۔

(2): استنجاء کا حکم

اس کی دو صورتیں ہیں۔

(۱) فرض ... جب نجاست اپنے نفعے کے مقام سے بڑھ کر پھیل جائے تو اس کا زائل کرنا فرض ہے۔

(۲) سنت مؤکدہ ... جب نجاست اپنے مقام سے نہ بڑھے تو اس کا زائل کرنا سنت مؤکدہ ہے۔

(3): سنن اور آداب

- (۱) طاق عدد میں پتھر استعمال کرے، اسلئے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جب بھی تم میں سے کوئی ایک استنجاء کرے تو وہ طاق عدد میں پتھر استعمال کرے۔ [صحیح مسلم]
- (۲) استنجاء کرنے میں مبالغہ کرے، یہاں تک کہ نجاست کا اثر زائل ہو جائے۔

(۳) استنجاء کے لئے بایاں ہاتھ استعمال کرے۔

(4) مکروہات

(۱) قبلہ کی طرف منہ پائیٹھ کرنا۔

(۲) سورج یا چاند کی طرف منہ کرنا۔

(۳) سایہ دار درخت یا جگہ کے نیچے قضائے حاجت کرنا۔

(۴) لوگوں کے بیٹھنے کی جگہ قضائے حاجت کرنا۔

.....

﴿ تَذْرِيب ﴾

- {1} نجاستِ نلیظ کی کتنی قسمیں ہیں؟
- {2} نجاستِ نلیظ اور خفیہ کی کتنی کتنی مقدار معاف ہے؟
- {3} بدن سے نجاست زائل کرنے کا کیا طریقہ ہے؟
- {4} زمین سے نجاست زائل کرنے کا کیا طریقہ ہے؟
- {5} استنجاء کرنے والے کے لئے کونسا عمل مکروہ ہے؟
- {6} استنجاء اور استجمار میں کیا فرق ہے؟
- {7} استنجاء کے حکم کی کتنی صورتیں ہیں؟
- {8} استنجاء کے سنن و آداب ذکر کریں؟
- {9} مندرجہ ذیل سوالوں کے جوابات تحریر کریں۔
 - (۱) جھونا پانی کسے کہتے ہیں؟
 - (۲) بلی کا جھونا کیوں مکروہ و تنزیہی ہے؟
 - (۳) وحشی پرند کمانے کا کیا حکم ہے؟
 - (۴) کپڑے پر نجاست لگ جائے تو کیسے پاک کریں گے؟
 - (۵) نماز کے لئے کتنی جگہوں کا پاک کرنا ضروری ہے؟
 - (۶) خنزیر، چیتا اور کھوکا جھونا کیوں ناپاک ہے؟
 - (۷) وحشی پرند کا کیا حکم ہے؟
- {10} مندرجہ ذیل صورتوں کی ایک ایک مثال تحریر کریں۔
 - (۱) نجاستِ نلیظ مائع۔

(۲) نجاست غلیظہ جامدہ۔

(۳) نجاست خفیفہ۔

{11}۔ مندرجہ ذیل جملوں کی خالی جگہیں پر کریں۔

(۱) جھوٹا اُس پانی کو کہتے ہیں جو..... برتن میں بچ گیا ہو۔

(۲) وحشی پرندوں کے گوشت کا کھانا..... ہے۔

(۳) نماز کی درستگی کیلئے..... جگہوں سے نجاست زائل کرنا ضروری ہے۔

(۴) ان کا جھوٹا لعاب سے ملا ہوتا ہے اور ان کا لعاب..... سے بنتا ہے۔

(۵) وہ مرغی جو گھر سے..... کھاتی ہے، اس کا گوشت..... ہے۔

{12}۔ مندرجہ ذیل چیزوں کے بارے بتائیں کہ کوئی نجاست غلیظہ، کوئی نجاست

خفیفہ اور کوئی پاک ہے؟

☆ خون..... پیپ..... قیء..... انسان کا پاخانہ..... پیشاب کے چھینٹے۔

☆ کتے کا پاخانہ..... خنزیر کا پاخانہ..... گدھے کا پیشاب..... بلی کا پاخانہ۔

☆ کوسے کی بیٹ..... کیوتر کی بیٹ..... چڑیا کی بیٹ..... مرغابی کی بیٹ۔

☆ بکینس کا پاخانہ..... گائے کا پاخانہ..... بکری کا پیشاب..... بھیر کا پیشاب۔

☆ باز کی بیٹ..... مرغی کی بیٹ۔



﴿ الدَّرْسُ السَّادِسُ : الْوُضُوءُ ﴾

[چھٹا سبق : وضوء]

اس سبق میں 9 قسم کے احکامات بیان کیے جائیں گے۔

(1) وضوء کی تعریف

وضوء کا لغوی معنی نطو وضو [وَضَاءٌ] سے مشتق ہے جس کا معنی ہے کھس۔

وضوء کا شرعی معنی اعضاء مخصوصہ کو دھونا اور مسح کرنا۔

(2) وضوء کی صحت کی شرائط

وضوء کی صحت کی 4 شرائط ہیں۔

(1) وضوء کرتے وقت تمام دھونے والے اعضاء پر پانی بہانا۔

(2) اگر عضو کی جلد تک پانی نہ پہنچے میں کوئی چیز مانع ہو تو پانی پہنچانا ضروری

نہیں، جیسے: چربی اور تیل۔

(3) اگر جسم سے خون یا پیپ نکل رہی ہو تو ان کے بند ہونے تک وضوء شروع کرنا

درست نہیں۔

(4) اسی طرح شدید قضا، حاجت کے وقت بھی وضوء شروع کرنا جائز نہیں یہاں

تک کہ قضا، حاجت سے مکمل فارغ ہو جائے۔

(3) وضوء کے فرائض

(1) چہرے کو ایک دفعہ دھونا (اس کی حد لمبائی شہر کے لوگوں کے آگاز سے لے کر ٹھوڑی کے نیچے

تک اور چوڑائی میں دونوں کانوں کی لو کے درمیان)

(۲): دونوں ہاتھوں کو ہنسیوں سمیت ایک مرتبہ دھونا۔

(۳): چوتھائی سر کا ایک بار مسح کرنا۔

(۴): دونوں پاؤں کو کٹھنوں سمیت ایک بار دھونا۔

(4): وضو کی سنتیں

(۱): بسم اللہ شریف پڑھنا۔

(۲): حدیث کو دور کرنے اور پاکیزگی کی نیت کرنا۔

(۳): وضو کے آغاز میں دونوں ہاتھوں کو کانپوں تک دھونا۔

(۴): مسواک کرنا۔

(۵): کلی کرنا اور ساک میں پانی چڑھانا اور اگر روزہ دار نہ ہو تو ان دونوں میں مبالغہ کرنا۔

(۶): وضو کے تمام اعضا کو تین تین بار دھونا۔

(۷): داڑھی، ہاتھوں کی انگلیوں اور پاؤں کی انگلیوں کا خال کرنا۔

(۸): پورے سر کا ایک بار مسح کرنا۔

(۹): ہر دھونے والے عضو کو ملنا۔

(۱۰): دونوں کانوں کے ظاہر و باطن کا مسح کرنا۔

(۱۱): گردن کا مسح کرنا۔

(۱۲): عضو دھوتے وقت ہمیشہ دائیں عضو کو پہلے دھونا۔

(۱۳): وضو کرتے وقت ترتیب قائم رکھنا۔

(5): وضو کے مکروہات

(۱): پانی میں ضرورت سے زیادہ کمی یا زیادتی کرنا۔

(۲): چہرے پر زور سے پانی مارنا۔

(۳): نجاست والی جگہ پر وضو کرنا کہ اس سے جسم پر نجاست کا اثر پہنچ رہا ہو۔

(۴) وضو کے درمیان بلا ضرورت دنیاوی گفتگو کرنا۔

(۵) وضو کی ہر سنت کو چھوڑنا مکروہ ہے۔

(6) وضو کے آداب

(۱) زمین میں اونچی جگہ پر بیٹھنا۔

(۲) وضو کے درمیان قبلہ کی طرف منہ کرنا۔

(۳) تمام اعضاء دھوتے وقت بغیر عذر کے کسی کی مدد نہ لینا، اہلۃ اگر کوئی عذر ہو

مثلاً بیماری ہو یا وہ عاجز ہو تو پھر غیر کی مدد لینے میں حرج نہیں۔

(۴) اعضاء وضو دھوتے وقت فرض مقدار سے کچھ زائد جگہ کو بھی دھونا تاکہ پورے اعضاء

دھونے میں مکمل شامل ہو جائے۔

(۵) کھلی انگلی کو حرکت دینا اور اگر تک انگلی ہو تو پھر پانی داخل کرنے کے لئے

انگلی کو حرکت دینا فرض ہے۔

(۶) وضو کے بعد کھڑے ہو کر قبلہ رو ہو کر شہادتین اور یہ دعا پڑھنا:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُنْتَظَرِيْنَ

(۷) وضو سے فراغت کے بعد (اگر مکروہ وقت نہ ہو تو) دو رکعت نفل ادا کرنا۔

(7) وضو کی اقسام

وضو کی تین اقسام ہیں۔

[1] فرض [2] واجب [3] مستحب

[1] مندرجہ ذیل صورتوں کے لئے وضو کرنا فرض ہے۔

(۱) نماز کے لئے چاہے فرض ہو یا نفل یا جنازہ۔

(۲) سجدہ تلاوت کے لئے۔

(۳) قرآن پاک کو چھونے کے لئے۔

[2] بیٹ اللہ کے گرد طواف کرنے کے لئے وضو کرنا واجب ہے۔

[3] مندرجہ ذیل چھ صورتوں میں وضو کرنا مستحب ہے۔

(۱) سونے سے پہلے۔

(۲) نیند کے بعد۔

(۳) فضول کا کام کرنے کے بعد۔

(۴) کوئی غلطی یا گناہ کرنے کے بعد۔

(۵) نصدہ کے وقت۔

(۶) قہقہہ (بلند آواز سے ہنسنے یا ۴۸ کا ظاہر ہونا) لگانے کے بعد۔

(8) حدیث اصغر کی وجہ سے حرام کردہ امور

(۱) نماز۔

(۲) طواف کعبہ۔

(۳) قرآن پاک چھونا۔

(9) نواقض وضو (وضو کو توڑنے والی چیزیں)

(۱) سہیلین یا بدن سے کسی چیز کا ٹکنا۔

(۲) پیچھے کے مقام میں کوئی چیز داخل کرنا۔

(۳) نیند۔

(۴) نشہ۔

(۵) بے ہوش ہونا۔

(۶) جنون۔

(۷) منہ بھرتے کا آنا۔

(۸) رکوع و سجود والی نماز میں قہقہہ لگانا۔

﴿ تَذْرِيبُ ﴾

{1}۔ مندرجہ ذیل جملوں کے آگے صحیح یا غلط کی نشاندہی کریں؟

- (۱) وضو میں سر کا دھونا واجب ہے
- (۲) کانوں کا مسح کرنا واجب ہے
- (۳) پاؤں دھوتے وقت نچنے دھونا ضروری ہے
- (۴) نیت کرنا وضو کی سنت ہے
- (۵) مسواک کرنا وضو کی سنت ہے
- (۶) چھینک آنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے
- (۷) نیند سے وضو ٹوٹ جاتا ہے

{2}۔ جس کے ہاتھوں پر تیل لگا ہوا ہے، کیا اُس کا وضو ہو جائے گا؟

{3}۔ جس کے عضو سے زخم کی وجہ سے پیپ بہہ رہی ہو تو کیا اُس کا وضو ہو جائے گا؟

{4}۔ وضو کے فرائض کتنے اور کون کون سے ہیں؟

{5}۔ وضو کے تین مکروہات کا ذکر کریں؟

{6}۔ وضو کے پانچ آداب بیان کریں؟

{7}۔ وضو کرنا کب فرض ہوتا ہے؟

{8}۔ وضو کرنا کب واجب ہوتا ہے؟

{9}۔ وضو کرنا کب مستحب ہوتا ہے؟

{10}۔ کن کن صورتوں میں وضو ٹوٹتا ہے؟

﴿ الدَّرْسُ السَّابِعُ : الْغُسْلُ ﴾

[ساتواں سبق : غسل]

اس سبق میں 6 قسم کے احکامات بیان کی جائیں گی۔

(1) غسل کی تعریف

غسل یہ ہے کہ پانی سے سارے جسم کو سر سے لے کر پاؤں تک دھونا۔

(2) اسباب غسل

(1) جنابت اور وہ یہ ہے کہ فہر یا بیداری کی حالت میں لذت کی وجہ سے مٹی کا خارجہ بدن کی طرف نکلتا اور یہ کسی مرض کی وجہ سے نہ ہو۔

(2) جماع۔

(3) حیض کے خون کا نکلتا۔

(4) نفاس۔

(5) مسلمان کی موت۔

(6) کافر کا اسلام قبول کرنا جبکہ وہ غنیمتی ہو۔

(3) غسل کے فرائض

غسل کے فرائض تین ہیں۔

(1) کلی کرنا۔

(2) ناک میں پانی چڑھانا۔

(3) سارے جسم پر ایک دفعہ پانی بہانا۔

(4) غسل کی سنتیں

- (۱) نیت کرنا۔
- (۲) بسم اللہ پڑھنا۔
- (۳) دونوں ہاتھوں کو دھونا۔
- (۴) مقام نجاست سے نجاست کو زائل کرنا۔
- (۵) مکمل وضو کرنا۔
- (۶) جسم پر پانی بہانا سر سے شروع کرنا۔
- (۷) پہلے دائیں طرف پانی ڈالنا۔
- (۸) ہر عضو پر تین دفعہ پانی ڈالنا۔

(5) غسل کی اقسام

غسل کی اقسام ہیں۔

[1] فرض [2] مسنون [3] مستحب

[1] مندرجہ ذیل چار صورتوں میں غسل کرنا فرض ہے۔

- (۱) جنابت کے بعد۔
- (۲) حیض و نفاس سے پاک ہونے کے بعد۔
- (۳) میت کو غسل دینا۔
- (۴) کافر جب حالت کفر میں چلی تھا تو اسلام لانے پر غسل کرنا۔

[2] مندرجہ ذیل دو صورتوں میں غسل کرنا مسنون ہے۔

- (۱) جمعہ کے دن (۲) عیدین کے دن
- [3] مندرجہ ذیل گیارہ صورتوں میں غسل کرنا مستحب ہے۔

- (۱) جس شخص کو جنون، یا بے ہوشی سے اغاتہ ہوا ہو تو اُس کا غسل کرنا مستحب ہے۔

(۲) جو شخص پندرہ سال کی عمر کے ساتھ بالغ ہو۔

(۳) مکہ میں داخل ہونے کیلئے۔

(۴) طواف زیارت کیلئے۔

(۵) وقوف مزدلفہ (مقام ہرقلہ میں ٹھہرنے) کیلئے۔

(۶) یوم عرفہ کیلئے۔

(۷) یوم نحر کوٹنی میں داخل ہونے کے وقت۔

(۸) رمی جمار کیلئے۔

(۹) توبہ کے بعد۔

(۱۰) سفر سے واپسی کے وقت۔

(۱۱) جب کافر جنبی نہیں تھا تو اسلام لایا۔

(6) حدیث اکبر کی وجہ سے جو چیزیں حرام ہوتی ہیں

(۱) نماز پڑھنا۔

(۲) قرآن کو چھونا۔

(۳) قرآن پڑھنا۔

(۴) مسجد میں داخل ہونا۔

(۵) کعبہ کے گرد طواف کرنا۔

(7) حیض و نفاس کی وجہ سے جو چیزیں حرام ہوتی ہیں

جو چیزیں حدیث اکبر کی وجہ سے حرام ہوتی ہیں، وہ تمام حیض و نفاس کی وجہ سے بھی

حرام ہوتی ہیں، اس کے علاوہ تین چیزیں اور بھی۔

(۱) روزہ۔ (۲) جماع کرنا۔

(۳) ناف کے نیچے سے لے کر گھٹنے کے نیچے تک نفع حاصل کرنا۔

﴿ تَدْرِيبُ ﴾

- {1}. اسباب غسل کیا کیا ہیں؟
- {2}. غسل کے فرائض کتنے ہیں؟
- {3}. مندرجہ ذیل سوالات کے صحیح جوابات کی نشاندہی کریں؟
 - (1) مندرجہ ذیل غسل کے فرائض ہیں۔
 - 1: کلی کرنا 2: پاؤں کو دھونا 3: ہر عضو کو تین بار دھونا
 - (2) بے وضو شخص پر مندرجہ ذیل چیزیں حرام ہے۔
 - 1: نماز پڑھنا 2: روزہ رکھنا 3: قرآن پڑھنا
 - (3) مندرجہ ذیل غسل کی سنتیں ہیں۔
 - 1: پورے جسم پر ایک بار پانی بہانا 2: نیت کرنا 3: کلی کرنا
- {4}. غسل کرنا کب فرض ہوتا ہے؟
- {5}. غسل کرنا کب سنت ہوتا ہے؟
- {6}. مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دیں۔
 - (1) غسل کی تعریف کریں؟
 - (2) جنابت کی تعریف کریں؟
 - (3) حالت جنابت میں کون کونسی چیزیں حرام ہوتی ہیں؟

﴿ الدَّرْسُ الثَّامِنُ : التَّيْمُمُ ﴾

[آٹھواں سبق : تيمم]

اس سبق میں 7 قسم کے احکامات بیان کیے جائیں گے۔
شریعت مطہرہ نے بندوں پر آسانی کرتے ہوئے وضو اور غسل کے لئے پانی نہ ہونے
یا پانی کے استعمال میں نقصان ہونے کی صورت میں تيمم کی اجازت دی ہے۔

(1): تيمم کی تعریف

طہارت کی نیت سے پاک مٹی کے ساتھ چہرے اور دونوں ہاتھوں کا کہلیں تک مسح کرنا۔
مٹی: ہر وہ چیز جو زمین کی جنس سے ہو۔ جیسے: مٹی، ریت، پتھر اور سنگ مرمر وغیرہ۔

(2): تيمم کو جائز کرنے والے اسباب

یہ کل پانچ اسباب ہیں۔

- (۱) پانی کا آدھا گھنٹہ (تقریباً ۱۵ منٹ) چلنے کی مقدار دُور ہونا۔
- (۲) بیماری آنے یا بڑھ جانے کا خوف۔
- (۳) شدید سردی کا خوف جو تکلیف دہ ہو۔
- (۴) پانی کے استعمال کی وجہ سے اپنی ذات یا اپنے دوست یا اپنے جانور کے
نقصان کا خوف ہو۔

- (۵) نماز عید یا نماز جنازہ کے فوت ہو جانے کا خوف ہو اور پانی بھی اتنا دور ہو کہ
پانی تک پہنچنے سے نماز چلی جائے گی تو پھر اس کے لئے تيمم جائز ہے۔

(3): تيمم کی شرائط

(۱) نیت کرنا۔

(۲) ایسا سبب جو تیمم کو جائز کرنے والا ہے۔

(۳) تیمم کے لئے زمین کی جنس سے پاکیزہ چیز ہو۔

(۴) ہاتھوں کا کہنیاں تک نو رکمل چہرے کو مسح کے ساتھ گھیر لینا۔

(4): تیمم کے ارکان

دونوں ہاتھوں کے ساتھ دوسریں لگانا (یعنی دونوں ہاتھوں کو ٹٹا پر ملانا)۔

(۱) ایک ضرب چہرے کے لئے (۲) دوسری ضرب ہاتھوں کے لئے کہنیاں تک

(5): نواقض تیمم (تیمم کو توڑنے والی چیزیں)

(۱) ہر وہ چیز جو وضو کو توڑتی ہے وہ تیمم کو بھی توڑ دیتی ہے۔

(۲) جب تیمم پانی نہ ملنے کی وجہ سے کیا تو پانی دیکھ لینا تیمم کو توڑ دیتا ہے۔

(۳) جس سبب کی وجہ سے پانی استعمال کرنا منع ہے، وہ سبب زائل ہو جانا۔

(6): تیمم کا طریقہ

☆ اپنی دونوں ہتھیلیوں کے باطن کو زمین پر مارے، پھر ان سے منی جھاڑے۔

☆ پہلی ضرب کے ساتھ اپنے چہرے کا مسح کرے۔

☆ دوسری ضرب کے ساتھ اپنے ہاتھوں کا کہنیاں سمیت مسح کرے۔

﴿ تَذْرِيبُ ﴾

- {1}. تیمم کے کتنے ارکان ہیں؟
- {2}. تیمم کو جائز کرنے والے کوئی تین اسباب بیان کیجئے؟
- {3}. مندرجہ ذیل جملوں میں سے صحیح یا غلط جملوں کی نشاندہی کریں۔
 - (۱): نماز جمعہ یا فجر کا نوت ہو جانا تیمم کو جائز کرنے والا سبب ہے۔
 - (۲): تیمم کی درستگی کے لئے نیت شرط نہیں۔
 - (۳): جب تیمم کا سبب مرض کا خوف ہو تو پانی دیکھنے سے تیمم ٹوٹ جاتا ہے۔
 - (۴): پانی کا دس منٹ کے فاصلہ پر ہونا تیمم کو جائز کرنے والا سبب ہے۔
 - (۵): جس سبب سے پانی استعمال کرنا منع ہوا تھا، اُس سبب کے زائل ہو جانے سے تیمم ٹوٹ جاتا ہے۔



﴿ الدَّرْسُ التَّاسِعُ : الْمَسْحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ ﴾

[نواں سبق]

موزوں اور پٹی پر مسح کرنا

اس سبق میں 9 قسم کے احکامات بیان کئے جائیں گے۔

(1): الْمَسْحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ (القائِلُ کی وضاحت)

مسح: غسل (دھونے) کا عوض ہے۔

خفین: وہ موزے جو عموماً چمڑے کے بنے ہوں اور ٹخنوں تک کو ڈھانپ لیں۔

(2): موزوں پر مسح کرنے کا حکم

مردوں اور عورتوں کے لئے سفر و حضر میں اس اُمت کی آسانی اور تخفیف کے لئے

اجازت ہے۔

(3): موزوں پر مسح کرنے کی شرائط

(۱) دونوں موزے پاک ہوں۔

(۲) دونوں موزے نئے تک ڈھانپنے والے ہوں۔

(۳) اگلیہ اگر پاؤں کی چھوٹی تین انگلیوں سے کم مقدار پر پہن ہو تو کوئی حرج نہیں۔

(۴) دونوں موزے پاؤں پر باندھے بغیر پھیرے رہیں یعنی وہ چلتے وقت قدموں

سے نہ اتریں۔

(۵) دونوں موزے پاؤں کے اندر پانی داخل ہونے سے روکنے والے ہوں۔

(۶) دونوں موزوں کو پھین کر تقریباً دو کلومیٹر یا نصف گھنٹہ تک چھنا ممکن ہو۔

(۷): دونوں موزے پاکیزگی پر پہنچے ہوں۔

مسئلہ: ہمارے زمانے میں استعمال ہونے والی جرابوں پر مسح کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ ان کی وجہ سے پانی پاؤں کے اندر داخل ہو جاتا ہے۔

(4): موزوں پر مسح کرنے کا طریقہ

☆ پانی سے دائیں ہاتھ کی انگلیاں تر کر کے دائیں موزے کے اوپر والے حصہ پر مسح کرے۔

☆ پھر بائیں ہاتھ کی انگلیاں پانی سے تر کر کے بائیں موزے کے اوپر والے حصہ پر مسح کرے۔

☆ پھر ان دونوں پاؤں کے کھنوں کے اوپر پنڈلی تک ہاتھوں کو پھیرے۔

(5): مدت مسح

اس کی دو صورتیں ہیں۔ (۱) مقیم کے لئے۔ (۲) مسافر کے لئے۔

(۱) مقیم کے لئے: مدت مسح ایک دن اور ایک رات یعنی 24 گھنٹے اور مدت شروع

اُس وقت ہوگی جب پاکیزگی پر موزے پہننے کے بعد پہلی دفعہ حدث لاحق ہوا ہو۔

اس کی تفصیل یہ ہے کہ جب اُس نے وضو کیا اور صبح کی نماز کے وقت اپنے پاؤں دھو لئے اور اُس کا وضو ظہر کے وقت ٹوٹا تو اُس کی مدت مسح ظہر کے وقت شروع ہوگی، نہ کہ فجر کے وقت سے۔

(۲) مسافر کے لئے: مدت مسح تین دن اور تین راتیں یعنی 72 گھنٹے ہے اور اس کا

آغاز مقیم کے طریقے کی طرح ہی ہوگا۔

مسئلہ: اگر مقیم نے مسح کیا پھر مسافر ہو گیا تو مسافر کی مدت مسح پوری کرے گا۔

مسئلہ: اگر مسافر نے مسح کیا پھر وہ مقیم ہو گیا تو مقیم کی مدت مسح پوری کرے گا۔

مسئلہ: شرعی مسافر تب ہوگا جب 96 سے زائد کلومیٹر سفر کا ارادہ کرے اور پندرہ

دن سے کم ٹھہرنے کا ارادہ ہو۔

(6): مسح علی النخعین کے نواقض (مسح کھوڑنے والی چیزیں)

- (۱): حدیث اصغر اور اکبر کے ہر سبب سے مسح ٹوٹ جاتا ہے۔
- (۲): پورے پاؤں یا اکثر پاؤں کا حصہ موزے سے نکل جائے۔
- (۳): مدت مسح ختم ہو جائے۔

(7): پٹی پر مسح کرنا

جمیرہ: وہ چیز جسے مریض کے کسی حصے پر ڈاکٹر باندھے، جیسے روئی کی پٹی اور کپڑے کی پٹی وغیرہ۔

(8): پٹی پر مسح کرنے کا حکم

یہ مندرجہ ذیل صورتوں میں جائز ہے۔

- (۱): جب پانی سے دھونا یا زخم پر مسح کرنا عضو کو نقصان دے۔
- (۲): جب مرض کے تاخیر سے درست ہونے کا اندیشہ ہو۔
- (۳): جب تکلیف میں زیادتی ہو۔

(9): پٹی پر مسح کرنے کی مدت

اس مسح کے لئے کوئی مدت مقرر نہیں اور وضو کے ٹوٹ جانے سے یہ مسح ٹوٹ جاتا ہے، البتہ اس پٹی کا باندھنا حالت طہارت میں شرط نہیں اور نہ ہی پٹی باندھنے سے بھی مسح باطل نہیں ہوگا۔

مسئلہ: عمامے اور دستانوں پر مسح کرنا جائز نہیں۔

﴿ تَدْرِيبٌ ﴾

- {1}۔ موزوں پر مسح کرنے کا کیا حکم ہے؟
- {2}۔ مسح علی الھین کے نواضع کیا ہیں؟
- {3}۔ موزوں پر مسح کی کوئی تین شرطیں ذکر کریں؟
- {4}۔ جبیرہ کسے کہتے ہیں اور اس پر مسح کرنے کا کیا حکم ہے؟
- {5}۔ پٹی پر مسح کی مدت کیا ہے اور کیا اس کو حالت طہارت میں پہننا شرط ہے؟
- {6}۔ مندرجہ ذیل عبارات کی تصحیح کیجئے۔

- (۱) مسافر کے لئے مدت مسح 24 گھنٹے ہے۔
- (۲) مقیم کے لئے مدت مسح 72 گھنٹے ہے۔
- (۳) مسح علی الھین کی مدت وضوٹوٹنے سے ختم ہو جاتی ہے۔
- (۴) اگر مسافر نے مسح کیا اور پھر مقیم ہو گیا تو مدت مسافر پوری کرے گا۔
- (۵) پٹی پر مسح کے لئے پاکیزگی پر پہننا شرط ہے۔
- (۶) پٹی پر مسح کی مدت تین دن ہے۔
- (۷) پٹی پر مسح وضوٹوٹنے سے نہیں ٹوٹتا۔
- (۸) پٹی پر مسح نئی پٹی پہننے سے باطل ہو جاتا ہے۔

﴿البَابُ الثَّانِي : الصَّلَاةُ﴾

﴿دوسرا باب : نماز﴾

اس باب میں ہم مندرجہ ذیل 11 سبق پڑھیں گے۔

[۱]: اذان

[۲]: نماز کا طریقہ اور احکام

[۳]: باجماعت نماز

[۴]: نوافل

[۵]: سجدہ کسبو

[۶]: سجدہ تلاوت

[۷]: نماز جمعہ

[۸]: نماز عیدین

[۹]: نماز مسافر

[۱۰]: نماز مریض

[۱۱]: نماز جنازہ

﴿ الدَّرْسُ الْأَوَّلُ : الْأَذَانُ ﴾

[پہلا سبق : اذان]

اس سبق میں 6 قسم کے احکامات بیان ہوں گے

(1): اذان کی تعریف

قہوی معنی: اعلان کرنا۔

شرعی معنی: مخصوص الفاظ کے ساتھ نماز کے وقت داخل ہونے کے وقت اعلان کرنا۔

(2): اذان کا حکم

ہر نماز کے وقت مردوں کے لئے اذان کہنا سنت مؤکدہ ہے۔

(3): اذان کے الفاظ

اَللّٰهُ اَكْبَرُ۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ

اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ۔ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ

اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ

حَمْدٌ عَلٰی الصَّلٰوةِ۔ حَمْدٌ عَلٰی الصَّلٰوةِ

حَمْدٌ عَلٰی الْفَلَاحِ۔ حَمْدٌ عَلٰی الْفَلَاحِ

اَللّٰهُ اَكْبَرُ۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ۔ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ

مسئلہ: فجر کی اذان میں [حَمْدٌ عَلٰی الْفَلَاحِ] کے بعد [الصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ]

کے الفاظ بھی دہرے کرے۔

(4): اقامت کا طریقہ

اتمامت اذان کی طرح ہی ہے، البتہ [حَسْبِيَ الْفَلَاحُ] کے بعد دوسرے [قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ] کہے۔

(5): اذان کی شرائط

(۱): نماز کا وقت شروع ہو چکا ہو۔

(۲): عربی زبان میں ہو۔

(۳): مؤذن عاقل (مجھدار) ہو۔

(6): اذان کی سنتیں

(۱): کھڑے ہو کر اذان دے اور آواز بلند رکھے۔

(۲): پاک ہو اور قبلہ رو ہو۔

(۳): اذان کے دوران کوئی گفتگو نہ کرے۔

(۴): مؤذن کی اذان کا جواب دینا سنت ہے۔

(۵): اذان میں [حَسْبِيَ الْفَلَاحُ] کے وقت دائیں طرف اور [حَسْبِيَ الْفَلَاحُ] کے وقت بائیں طرف چہرہ پھیرے۔

(7): اذان و اقامت کا جواب

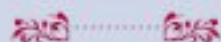
(۱): [حَسْبِيَ الْفَلَاحُ] اور [حَسْبِيَ الْفَلَاحُ] کے جواب میں [لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ] کہے اور فجر کی اذان میں [الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ] کے جواب میں [صَدَقْتُ وَبُرُوتُ] کہے اور باقی اذان کے الفاظ عینہ و ہر اے اور اقامت میں [قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ] کے الفاظ سن کر [اَقَامَهَا اللَّهُ وَاقَامَهَا] کے الفاظ کہے۔

مسئلہ: اذان و اقامت میں پہلی شہادت کے سننے کے وقت یہ کہنا مستحب ہے [صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ] اور دوسری شہادت کے وقت انگوٹھوں کے مابین چوم کر آنکھوں پر دگا کر یہ کہنا مستحب ہے [قُرْبَةُ غَيْبِي بِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ] ”یا رسول اللہ! آپ کی

بدولت میری آنکھیں ٹھنڈی ہیں، پھر اس کے بعد کہے: [اَللّٰهُمَّ مَتَّعِنِيْ بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ]
 ”اے اللہ! مجھے کانوں اور آنکھوں سے نفع عطا فرما۔ [فتاویٰ ثنائی بنیاب الادب: (۲۶۷۱)]

(۲)۔ اذان کے بعد درود پاک اور دعاء وسیلہ پڑھنا بھی سنت ہے کیونکہ اذان کے
 بعد کی دُعا روئیں ہوتی اور دعاء وسیلہ یہ ہے۔

[اَللّٰهُمَّ رَبِّ هَذِهِ الدَّعْوَةِ النَّامَةِ وَالضَّلْوَةِ الْقَائِمَةِ اَنْتَ سَيِّدُنَا مُحَمَّدٌ الرَّسُوْلُ
 وَالنَّبِيُّ وَالْذَّرَجَةُ الرَّفِيعَةُ وَابْعَثْ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا لِّدَعْوَتِكَ وَارْزُقْنَا شِفَاعَتَهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ
 اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِعَادَ]



﴿ تَدْرِيبٌ ﴾

- {1}. اذان کا لغوی و شرعی معنی بیان کریں؟
- {2}. اذان کا کیا حکم ہے اور اس کے کیا الفاظ ہیں؟
- {3}. اذان کی شرائط بتائیں؟
- {4}. مندرجہ ذیل جملوں کی خالی جگہ مکمل کریں۔
 - (۱) فجر کی نماز میں مؤذن حی علی الفلاح کے بعد..... پڑھے
 - (۲) اذان میں حی علی الصلوٰۃ کے جواب میں پڑھے.....
 - (۳) اذان کے بعد..... سنت ہے
- {5}. مندرجہ ذیل جملوں کی تصحیح کریں۔
 - (۱) اذان عربی زبان کے علاوہ بھی جائز ہے۔
 - (۲) چھوٹا بچہ بھی اذان دے سکتا ہے۔
 - (۳) بغیر وضو کے اذان جائز نہیں۔
 - (۴) مؤذن اذان کے دوران باتیں کر سکتا ہے۔
 - (۵) اقامت میں حی علی الفلاح کے بعد ایک بار قنوت الصلوٰۃ کہے۔

﴿ الدَّرْسُ الثَّانِي : الصَّلَاةُ ﴾

[دوسرا سبق : نماز]

اس سبق میں 10 قسم کے احکامات بیان ہوں گے۔

(1): صلوٰۃ کی تعریف

صلوٰۃ کا لغوی معنی

لفظ صلوٰۃ کا لغوی معنی ہے، دُعا، جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

﴿ وَصَلْ عَلَيْهِمْ اِنَّ صَلَوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ ﴾ [البقرہ: ۱۰۲]

”اور آپ اُن کے لئے دُعا کریں کہ آپ کی دُعا اُن کے لئے سکون کا سبب ہے۔“

اسی طرح لفظ صلوٰۃ رحمت و برکت کے معنی میں بھی آتا ہے۔

صلوٰۃ کا شرعی معنی

یہ مخصوص اقوال و افعال کا نام ہے جنہیں تکبیر تحریمہ سے شروع کیا جاتا ہے اور سلام

کے ذریعے ختم کیا جاتا ہے۔

(2): فضیلتِ نماز

نماز دین کا ستون ہے، نماز گناہوں کی مغفرت کا سبب ہے، نماز مومن کی معراج ہے،

نماز حضوری آنکھوں کی شہدک ہے، نماز مسلمانوں کی منوں کو یکجا کرتی ہے اور دلوں کو اکٹھا کرتی

ہے اور نماز اجتماعیت کا درس دیتی ہے۔

(3): پانچ فرض نمازیں

(۱) فجر (۲) ظہر (۳) عصر (۴) مغرب (۵) عشاء

ماجگنا نماز ہر مسلمان مائل و بالغ پر فرض ہے، البتہ نابالغ سمجھدار بچے کو ادب سکھانے کے لئے نماز پڑھنے کا حکم دیا جائے گا۔

(4) نماز کی شرائط

- (۱) بدن کا حدث اصغر اور حدث اکبر سے پاک ہونا۔
- (۲) جسم، کپڑے اور جگہ کا نجاستوں سے پاک ہونا۔
- (۳) ستر عورت (یعنی مرد کے لئے ناف کے نیچے سے لے کر گھٹنوں کے نیچے تک جسم کو ڈھانپنا اور عورت کے لئے نماز کی حالت میں پیرے، پتھلیوں اور پاؤں کے علاوہ باقی سارا بدن چھپا ضروری ہے)۔
- (۴) استقبال قبلہ (یعنی قبلہ کی طرف منہ کرنا)۔
- (۵) نماز کا وقت ہونا۔
- (۶) تمام نمازوں میں نیت کرنا۔
- (۷) تکبیر تحریمہ یعنی اللہ اکبر کہنا۔

مسئلہ : یہ تمام شرائط نماز سے پہلے ضروری ہیں اور پھر نماز کے آخر تک پائی جانی

ضروری ہیں۔

(5) ارکانِ صلوٰۃ

- رکن اور فرض ایک ہی معنی میں ہیں، یہ کل چھ فرض ہیں۔
- (۱) تکبیر تحریمہ یعنی اللہ اکبر کہنا (۲) قیام
 - (۳) قرأت (یعنی ایک بڑی آیت یا تین چھوٹی آیات کی مقدار) جس کے تقریباً 27 حروف ہوں [فرض ہے]
 - (۴) رکوع (۵) سجود (۶) تعدۃ آخرہ
- مسئلہ :** رکن نماز کے اندر پایا جاتا ہے، لہذا کسی ایک رکن کے چھوٹنے سے نماز باطل ہو جاتی ہے۔

(6): نماز کے واجبات

- (۱): سورۃ الفاتحہ اور کوئی ایک سورۃ پڑھنا۔
 - (۲): سورۃ فاتحہ کو سورۃ پر مقدم رکھنا۔
 - (۳): تعدیل ارکان (یعنی نماز کے تمام افعال اطمینان سے ادا کرنا)۔
 - (۴): سجدے میں ناک اور پیشانی کا زمین پر لگنا۔
 - (۵): تعدہ اولیٰ۔
 - (۶): ہر تعدہ میں تشہد کا پڑھنا۔
 - (۷): تیسری رکعت کے لئے بانٹا خیر کھڑے ہو جانا۔
 - (۸): نماز کے آخر میں دوسرے السلام نیکم کہنا۔
 - (۹): فجر، مغرب اور عشاء کی فرض کی پہلی دو رکعات میں امام کا بلند آواز سے قرأت کرنا۔
 - (۱۰): ظہر اور عصر میں آہستہ آواز میں قرأت کرنا۔
 - (۱۱): حالتِ سجدہ میں ہر پاؤں کی کم از کم تین انگلیوں کا پیٹ لگنا۔
- مسئلہ:** کسی ایک واجب کے بھول کر چھوٹ جانے سے سجدہ سہو کرنا ہوگا۔

(7): نماز کی سنتیں

- (۱): مردوں کے لئے تکبیر تحریمہ کے وقت اپنے دونوں ہاتھوں کو کانوں تک بلند کرنا اور عورتوں کے لئے کندھوں تک بلند کرنا۔
- (۲): تمام حرکاتِ نماز میں امام کی پیروی کرنا۔
- (۳): مرد کیلئے حالتِ قیام میں دائیں ہاتھ کا بائیں ہاتھ کے اوپر حلقہ بنا کر ناف کے نیچے رکھنا اور عورت کیلئے اپنے سینے پر بغیر حلقہ بنائے دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ کے اوپر رکھنا۔
- (۴): پہلی رکعت میں [سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ] پڑھنا۔
- (۵): پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ سے پہلے آہستہ تعویذ پڑھنا۔

(۶): ہر رکعت کے شروع قرأت میں آہستہ آواز میں بسم اللہ پڑھنا۔

(۷): سورۃ فاتحہ کے بعد آمین کہنا۔

(۸): رکوع میں جاتے ہو اور اٹھتے وقت اللہ اکبر کہنا۔

(۹) حالت رکوع میں دونوں ہاتھوں کے ساتھ گھٹنوں کو پکڑنا۔

رکوع سے اٹھتے وقت امام کا بلند آواز سے [سَمِعَ اللّٰهُ حَمْدَهُ] پڑھنا۔

(۱۰): سجدے میں جاتے وقت پہلے گھٹنے زمین پر رکھنا، پھر دونوں ہاتھ، پھر ٹانگ اور

پھر پریشانی رکھنا اور اُٹھتے وقت اس کے برعکس کرنا۔

(۱۱): حالت سجدہ میں پیٹ کو رانوں اور کہنیوں کو پہلوؤں اور بازوؤں کو زمین سے

دور رکھنا، جبکہ عورت حالتِ سجدہ میں اس کے پر عکس کرے۔

(۱۴): حالت تشہد میں باپاں پاؤں پھیل کر اور دایاں پاؤں کھڑا کر کے بیٹھنا جبکہ

عورت حالت تشہد میں اپنے دونوں بازوؤں کو ایک طرف نکال کر ان پر بیٹھے۔

(۱۳) حالت تشہد میں اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ اور اَللّٰهُ کے

وقت گز اوینا۔

(۱۳): فرض کی تیسری پورچوتھی رکعات میں سورۃ فاتحہ پڑھنا۔

(۱۵): آخری تشہد میں درود اور ایتھی مزاحمت۔

(۱۹) آخری تشہد میں درود کے بعد دُعا کے ماثورہ (جو قرآن و سنت میں آئی ہیں) پڑھنا۔

(۱۷): سلام پھیرتے وقت دائیں بائیں چہرہ پھیرنا۔

(8): نماز پڑھنے کا طریقہ

☆ سب سے پہلے وضو کر کے نماز کی نیت کرے..... پھر اپنے دونوں ہاتھ

دونوں کانوں کی لو کے برابر لے جائے اور تکبیر تحریمہ (اللہ اکبر) کہے..... پھر ناف کے نیچے

و انہیں ماتھے کو ماتھیں ماتھے کے اوپر حلقہ کی صورت میں باندھے اور شامِ شَبَّاحَاتُکَ الثَّیْمَہ ...

پڑھے..... پھر آہستہ آواز میں آواز میں آواز میں پڑھے، پھر سورۃ فاتحہ اور کوئی ایک سورۃ بھی ملائے۔

مسئلہ: فجر کی دونوں رکعات، مغرب و عشاء کی پہلی دو رکعات، نماز جمعہ اور

عیدین کی تمام رکعات، نماز تراویح کی تمام رکعات اور ماہ رمضان میں وتر کی تمام رکعات میں امام بلند آواز سے قرأت کرے گا، جبکہ اکیلا شخص ان تمام صورتوں میں آہستہ قرأت کرے گا۔

✽ پھر اللہ اکبر کہہ کر رکوع میں چلا جائے اور رکوع میں اپنے دونوں ہاتھوں کے ساتھ گھٹنوں کو پکڑے اور کمر کو بائیں سیدھا رکھے اور اپنی نظروں کو اپنے قدموں کے ظاہر پر رکھے اور پھر تین یا پانچ یا سات دفعہ [سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ] کہے..... پھر [سَمِعَ اللَّهُ لَكُمْ حَمْدَهُ وَبَسَّائِلُكَ الْحَمْدُ] کہتے ہوئے سیدھا کھڑا ہو جائے..... پھر کم از کم ایک دفعہ سبحان اللہ کہنے کے برابر کھڑا رہے اور پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے سجدہ میں چلا جائے اس طرح کہ پہلے دونوں کھٹنے زمین پر رکھے، پھر دونوں ہاتھ، پھر ناک اور پھر پیشانی زمین پر رکھے اور سجدہ میں تین بار یا پانچ بار یا سات بار [سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى] کہے اور حالت سجدہ میں اپنے دونوں پاؤں کی انگلیاں قبلہ رخ رکھے۔

✽ پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے سجدے سے سر اٹھالے اور بایاں پاؤں بچھا کر اور دایاں کھڑا کر کے بیٹھ جائے اور اپنے دونوں ہاتھ گھٹنوں کے پاس رانوں پر رکھ دے..... پھر اللہ اکبر کہہ کر سجدے میں جائے اور دوسرا سجدہ کرے اور تین بار [سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى] کہے اور پھر اللہ اکبر کہہ کر کھڑا ہو جائے اور دوسری رکعت پہلی رکعت کے طریقہ پر مکمل کرے۔

مسئلہ: دوسری رکعت کے شروع میں ثناء نہیں پڑھیں گے۔

✽ پھر دوسری رکعت میں دو سجدے کرنے کے بعد بیٹھ جائے اور تشہد [السُّبْحَاتُ لِلَّهِ وَالْمُسْلُوتُ وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ] پڑھے پھر تشہد کے آخر میں [أَشْهَدُ أَنْ لَا] پر شہادت کی نقلی اٹھائے اور [أَلَا] پر نیچے گراوے..... اس کے بعد اگر تین یا چار رکعت فرض ہیں تو تشہد مکمل کر کے تیسری

رکعت کے لئے کھڑا ہو جائے..... پھر چوتھی رکعت کے آخر میں تشهد پڑھنے کے بعد درود
 ابراہیمی [اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرٰهٖمَ وَعَلٰی اٰلِ
 اِبْرٰهٖمَ اِنَّکَ حَمِیدٌ مُّجِیدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی
 اِبْرٰهٖمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرٰهٖمَ اِنَّکَ حَمِیدٌ مُّجِیدٌ] پڑھے۔

☆ پھر دعائے ماثورہ (جو قرآن و سنت میں وارد ہوئی ہیں) میں سے کوئی ایک پڑھے مثلاً
 [رَبِّ اجْعَلْ لِّیْ مُقَدِّمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ رَجُلًا وَتَقَبَّلْ دُعَا رَجُلًا غَفُورًا لِّیْ وَلَوْ اَلَدَّتْ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ
 یَوْمَ یَقْرَؤُ الْحِسَابَ]..... [رَجُلًا اٰمَنًا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ
 النَّارِ]..... پھر دائیں بائیں دونوں اطراف میں [السَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ] کہہ کر سلام
 بھیجے۔

مسئلہ: ظہر اور عصر کی تمام رکعات مغرب کی تیسری اور عشاء کی آخری دو رکعات
 میں قرأت آہستہ کی جائے گی۔

(9): نمازوں کے اوقات

فجر: اس کا وقت صبح صادق کے طلوع سے لے کر سورج کے طلوع ہونے تک ہے۔
ظہر: اس کا وقت سورج کے ڈھلنے سے لے کر ہرشیء کے سائے کے دو مثل ہونے
 تک ہے۔

عصر: اس کا وقت ہرشیء کے سائے کے دو مثل ہونے سے لے کر سورج غروب
 ہونے تک ہے۔

مغرب: اس کا وقت سورج کے غروب ہونے سے لے کر شفقِ احمر کے غائب
 ہونے تک ہے۔

عشاء: اس کا وقت شفقِ احمر کے غائب ہونے سے لے کر طلوعِ فجر تک ہے۔

(10): قضاء نمازوں کا حکم

ہر فرض نماز کو اُس کے وقت میں ادا کرنا ضروری ہے اور اگر کسی عذر کے بغیر اُس نے فرض کو وقت میں ادا نہ کیا تو وہ کبیرہ گناہ کا مرتکب ہوا اور پھر جب ایک نماز کا وقت گزر گیا اور دوسری نماز کا وقت آ گیا تو پھر مسلمان پر لازم ہے کہ فوت شدہ نمازوں کی قضا کرے۔

(۱) اگر یہ شخص صاحب ترتیب (یعنی وہ شخص جس کی پانچ نمازوں سے کم نمازیں قضا ہوتی ہوں تو یہ صاحب ترتیب ہے) تو یہ شخص ترتیب کے ساتھ نمازوں کی قضا کرے گا۔

(۲) اگر قضا شدہ نمازیں پانچ سے زیادہ ہوں تو پھر ترتیب قائم رکھنا قضا میں ضروری نہیں۔

(۳) تین مکروہ اوقات (سورج کے طلوع ہونے کا وقت، سورج کے زوال کا وقت اور سورج کے غروب ہونے کا وقت) کے علاوہ باقی تمام اوقات میں (دن بویا رات) قضا کر سکتا ہے۔



﴿ تَدْرِيبٌ ﴾

- {1}. صلوٰۃ کا فقوی و شرعی معنی مع ذیل بیان کریں؟
- {2}. نماز کی کوئی تین شرائط بیان کریں؟
- {3}. رکن کے کہتے ہیں؟ نماز کے کتنے ارکان ہیں؟ کسی رکن کے چھوٹ جانے کا کیا حکم ہے؟
- {4}. نماز کے کوئی سے پانچ واجبات ذکر کریں نیز کسی واجب کے ترک کرنے کا کیا حکم ہے؟
- {5}. مندرجہ ذیل احکامات کے بارے بیان کریں کہ مرد اور عورت کے طریقے میں کیا فرق ہے؟

(۱): ستر عورت۔ (۲): تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ اٹھانا۔

(۳): حالت قیام میں ہاتھ باندھنا۔ (۴): حالت سجدہ میں بازوؤں کو رکھنا۔

{6}. سجدہ میں جانے کا کیا طریقہ ہے؟

{7}. کن کن نمازوں میں آہستہ اور کن نمازوں میں بلند آواز سے قرأت کی جاتی ہے؟

{8}. تیسری رکعت کے لئے قیام میں تاخیر کا کیا حکم ہے؟

{9}. مندرجہ ذیل جملوں کی خالی جگہیں پر کریں۔

(۱): صبح کا وقت شروع ہوتا ہے۔

(۲): ظہر کا وقت شروع ہوتا ہے۔

(۳): عشاء کا وقت شروع ہوتا ہے۔

(۴): مرد کا ستر عورت ہے۔

{10}۔ مندرجہ ذیل جملوں میں سے صحیح یا غلط کی نشاندہی کریں۔

- (۱) قیام پر قدرت کے باوجود بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز.....
- (۲) جس نے نماز کے کسی رکن کو ترک کیا تو وہ سجدہ ہو کر لے.....
- (۳) عورت تکبیر تحریمہ کے وقت اپنے ہاتھ کانوں تک اٹھائے.....
- (۴) عورت اپنے ہاتھ ناف کے نیچے باندھے.....
- (۵) سورۃ فاتحہ سے پہلے ثناء پڑھنا واجب ہے.....
- (۶) السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہنا نماز کی سنت ہے.....
- (۷) مکروہ اوقات میں نماز قضا کر سکتا ہے.....
- (۸) پانچ سے زائد نمازیں قضا ہوں تو ترتیب سے قضا کرنا لازم ہے.....



﴿ الدَّرْسُ الثَّالِثُ : صَلَوةُ الْجَمَاعَةِ ﴾

[تیسرا سبق : نماز باجماعت]

اس سبق میں 7 قسم کے احکامات بیان ہوں گے

(1): باجماعت نماز کی فضیلت

اسلام میں اجتماعی ہے نہ کہ انفرادی، اسی وجہ سے مسجد کو جامع کہا جاتا ہے اور نماز باجماعت تنہا نماز پڑھنے سے افضل ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ باجماعت نماز پڑھنا اکیلے نماز پڑھنے کے مقابلے میں 27 گنا زیادہ درجہ رکھتا ہے۔ [مسلم : 1، 451]

(2): نماز باجماعت کب ہوتی ہے؟

جب امام کے ساتھ ایک مرد بھی ہو تو نماز باجماعت کہلائے گی۔

باجماعت نماز کا حکم: مردوں کے لئے نماز باجماعت سنت مؤکدہ ہے۔

(3): امامت کی شرائط

(1): بالغ ہونا۔

(2): مرد ہونا۔

مسئلہ: عورت کا عورتوں کی امامت کروانا کراہت کے ساتھ جائز ہے اور جب

عورت امام ہوگی تو وہ عورتوں کے درمیان ہی کھڑی ہوگی۔

(3): امام قرأت جانتا ہو۔

(4): امام عذر سے سلامت ہو، جیسے سلس بول نہ ہو۔

(۵) مقتدی امام کی پیروی کی نیت کرے گا اور امام پر واجب ہے کہ جب اُس کے پیچھے غور تیں ہوں تو اُن کی اقتداء کی نیت بھی کرے۔

(۶) امام اور مقتدی ایک ہی وقت کے فرض کی نیت کریں یعنی یہ نہیں ہو سکتا کہ امام عصر کی نیت سے فرض پڑھے اور مقتدی نے ظہر کے فرض کی نیت کی ہو۔

(۷) امام اور مقتدی کے درمیان ایک نہریا دیوار یا سڑک کا فاصلہ نہ ہو۔

(۸) مقتدی امام کی نماز کو صحیح سمجھتا ہو۔

(۹) مقتدی امام سے پہلے افعال ادا نہ کرے بلکہ تھوڑی تاخیر سے ادا کرے۔

(4) فرض کو کیسے پائے گا؟

☆ اگر کوئی امام کے سلام پھیرنے سے پہلے پہلے جماعت میں شامل ہو گیا تو جماعت کا ثواب مل جائے گا۔

☆ اگر کوئی شخص حالت رکوع میں شامل ہو گیا تو اُسے وہ رکعت مل گئی۔

☆ جب اقامت شروع ہو جائے تو پھر سنتیں شروع نہ کرے بلکہ جماعت میں شامل ہو جائے۔

☆ اگر چار رکعت والی سنتیں پڑھ رہا تھا کہ اقامت شروع ہو گئی تو اب اگر پہلی رکعت میں تھا تو اپنی نماز تو رُوئے اور امام کے ساتھ شامل ہو جائے اور اگر دوسری رکعت میں تھا تو دوسری رکعت مکمل کر کے امام کے ساتھ شامل ہو جائے اور یہ دو رکعات نقل ہو جائیں گی اور فرض کے بعد چار سنتیں دوبارہ ادا کرے اور اگر تیسری رکعت کا سجدہ کر لیا تو پھر چار رکعت مکمل کر کے امام کے ساتھ شامل ہو جائے۔

☆ اہل بیت اگر فجر کی سنتیں پڑھ رہے ہیں اور وہ جانتا ہے کہ امام کے سلام پھیرنے سے پہلے وہ اپنی سنتوں کو مکمل کر لے گا تو پھر سنتیں مکمل کر کے جماعت میں شامل ہو جائے، اس لئے کہ ان سنتوں کی بہت زیادہ تاکید آئی ہے۔

(5): امامت کا زیادہ مستحق کون؟

- (۱): جو سب سے زیادہ نماز کے احکام جانتا ہو۔
 - (۲): جو تجویہ و قرأت سب سے زیادہ جانتا ہو۔
 - (۳): جو تقویٰ و پرہیزگاری میں بڑھ کر ہو۔
 - (۴): جس کی آواز اچھی ہو کیونکہ ایسے شخص کی امامت میں لوگوں کا خشوع زیادہ ہوگا۔
- مسئلہ:** فلاح کی امامت مکروہ تحریمی واجب لا عائدہ ہے۔

(6): صفوں کی ترتیب

- (۱): اکیلا مقتدی امام کے دائیں جانب کھڑا ہوگا۔
- (۲): دو یا دو سے زائد مقتدی ہوں تو امام کے پیچھے کھڑے ہوں گے۔
- (۳): اگر امام کے پیچھے مرد اور بچے ہوں تو پھر ترتیب یہ ہوگی کہ پہلے صف مردوں کی اور آخر میں بچوں کی ہوگی۔

مسئلہ: اگر صف میں جگہ خالی رہ جائے تو نماز با تکربیت ہوگی اور اگر پہلی صف میں جگہ نہ ہو اور اکیلا مقتدی کچھلی صف میں کھڑا ہو تو نماز ہو جائے گی۔

مسئلہ: نمازی کے لئے سنت ہے کہ اگر اس کے آگے سے لوگوں کے گزرنے کا امکان ہو تو وہ سترہ (جوابک ہتھ پٹن تقریباً دو فٹ لمبا اور کم از کم ایک انچ کی مقدار ہوتا ہے) رکھے تاکہ لوگ گزر کر گناہ گار نہ ہوں۔

(7): نماز با جماعت چھوڑنا کب جائز ہے؟

رسول اکرم ﷺ نے ہمیں ترغیب دلائی ہے کہ نماز با جماعت ادا کریں، لہذا جماعت کی حفاظت کرنا ہر نمازی کے لئے ضروری ہے۔

البتہ اگر کوئی عذر ہو تو نماز با جماعت چھوڑ سکتا ہے، وہ عذر یہ ہیں۔

- (۱): شدید بارش کا ہونا۔

(۲) شدید سردی کا ہونا۔

(۳) شدید بیماری یا مریض کی خدمت میں مصروف ہونا۔

(۴) ظالم یا فتنہ کا خوف ہونا۔

(۵) جماعت میں حاضر ہونے میں جسمانی طور پر قادر نہ ہونا، مثلاً اُس کے ہاتھ

پاؤں کا شل (پلچ) ہو جانا۔



﴿ تَذْرِيبُ ﴾

- {1} نماز باجماعت کب ہوتی ہے اور اس کا کیا حکم ہے؟
- {2} نماز باجماعت پڑھنا کتنے درجے افضل ہے؟ دلیل دیں؟
- {3} عورت کا گھر میں نماز پڑھنا افضل ہے یا مسجد میں؟
- {4} امامت کی پانچ شرائط کا ذکر کریں؟
- {5} امامت کا سب سے زیادہ مستحق کون ہے؟
- {6} فرض کو پانے کا کیا طریقہ ہے؟
- {7} نماز باجماعت کب ساقط ہوتی ہے؟
- {8} مندرجہ ذیل جملوں کے بارے صحیح یا غلط ہونے کی نشاندہی کریں۔

- (۱) چھوٹا بچہ بھی امام ہو سکتا ہے.....
- (۲) امام اور مقتدیوں کے درمیان عورتوں کی صف ہو تو جماعت درست ہے۔
- (۳) امام اور مقتدیوں کے درمیان سرک کا فاصلہ ہو تو نماز باجماعت درست ہے۔
- (۴) نفل پڑھنے والا فرض پڑھنے والے کی اقتداء کر سکتا ہے.....
- (۵) فرض پڑھنے والا نفل پڑھنے والے کی اقتداء کر سکتا ہے.....
- (۶) اکیلا مقتدی امام کے بائیں جانب کھڑا ہوگا.....
- {9} مندرجہ ذیل حالتوں میں کیا کرے گا؟

- (۱) کوئی شخص سنتوں کی پہلی رکعت پڑھ رہا ہو اور اقامت شروع ہو گئی تو.....
- (۲) کوئی شخص سنتوں کی دوسری رکعت پڑھ رہا تھا کہ اقامت شروع ہو گئی تو.....
- (۳) فجر کی سنتیں پڑھ رہا تھا کہ اقامت شروع ہو گئی تو.....

﴿ الدَّرْسُ الرَّابِعُ : النَّوَافِلُ ﴾

[چوتھا سبق : نوافل]

اس سبق میں 3 قسم کے احکامات بیان کئے جائیں گے۔

(1) نوافل کی اقسام

نوافل کی دو قسمیں ہیں۔ (1) رواتب (2) غیر رواتب

(1) رواتب سے مراد وہ نوافل جو فرض اُض سے پہلے یا بعد میں پڑھے جائیں۔

نوٹ: یہاں سنت مؤکدہ اور غیر مؤکدہ نوافل میں ہی داخل ہیں۔

(2) غیر رواتب سے مراد جو فرض اُض کے ساتھ نہ پڑھے جائیں۔

نوافل رواتب کی تفصیل اس جدول میں ہے۔

نوافل	رکعات کی تعداد	حکم
فجر کے فرض سے پہلے	دو رکعت	سنت مؤکدہ
ظہر کے فرض سے پہلے	چار رکعت	سنت مؤکدہ
ظہر کے فرض کے بعد	دو رکعات	سنت مؤکدہ
ظہر کے فرض کے بعد	دو رکعات	نفل
عصر کے فرض سے پہلے	چار رکعات	سنت غیر مؤکدہ
مغرب کے فرض کے بعد	دو رکعت	سنت مؤکدہ
مغرب کے فرض کے بعد	دو رکعت	نفل

نوافلِ آوائین	چہر رکعات	مغرب کے فرض کے بعد
سنتِ غیر مؤکدہ	چار رکعات	عشاء کے فرض سے پہلے
سنتِ مؤکدہ	دو رکعات	عشاء کے فرض کے بعد
نوافل	چار رکعات	عشاء کے فرض کے بعد
وتر، واجب	تین رکعات	عشاء کے فرض کے بعد
سنتِ مؤکدہ	چار رکعات	جمعہ کے فرض سے پہلے
سنتِ مؤکدہ	چار رکعات	جمعہ کے فرض کے بعد
سنتِ غیر مؤکدہ	دو رکعات	جمعہ کے فرض کے بعد
نفل	دو رکعات	جمعہ کے فرض کے بعد

نوافلِ غیر رواتب کی تفصیل اس جدول میں ہے۔

نوافل	رکعات کی تعداد	حکم
صلوٰۃ قیامِ الیل	دو دو رکعات رات کو	مستحب
پاشت کی نماز	دو سے بارہ رکعات	مستحب
تحیۃ المسجد	دو رکعات مسجد میں داخل ہو کر	مستحب
تحیۃ الوضوء	وضو کے بعد دو رکعات	مستحب
استحارہ	دنا سے پہلے دو رکعات	مستحب
تراویح	بیس رکعات عشاء کے بعد	سنتِ مؤکدہ

(2): وہ اوقات جن میں نوافل مکروہ ہیں

(1): فجر کی آذان کے بعد سوائے سنتِ فجر کے۔

- (۲): نماز فجر کے بعد یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جائے اگرچہ فجر کی سنتیں ہوں۔
- (۳): سورج کے طلوع ہونے کے وقت یہاں تک کہ بیس منٹ گزر جائیں۔
- (۴): سورج کے زوال کے وقت یعنی جب سورج عین آسمان کے درمیان ہو۔
- (۵): نماز عصر کے بعد سے لے کر مغرب کے شروع ہونے تک۔
- (۶): خطبہ کیلئے امام کے ٹکفے کے وقت۔
- (۷): نماز عید سے پہلے اور بعد میں مسجد میں۔
- (۸): فرض نماز کے وقت کے تک ہونے کے وقت۔
- (۹): پیشاب یا پاخانہ کی شدید حاجت کے وقت۔
- (۱۰): جب مؤذن نماز کی اقامت کہے سوائے سنت فجر کے۔
- (۱۰): ایسا سبب پائے جانے کے وقت جس سے دل مصروف ہو جائے اور خشوع و خضوع حاصل نہ ہو۔

(3): وہ اوقات جن میں فرض نماز پڑھنا جائز نہیں

مندرجہ ذیل تین اوقات میں فرض نماز، نماز جنازہ اور سجدہ تلاوت جائز نہیں۔

- (۱): سورج کے طلوع ہونے کے وقت یہاں تک کہ وہ بلند ہو جائے۔
- (۲): سورج کے آسمان کے درمیان آنے کے وقت یہاں تک کہ وہ ڈھل جائے۔
- (۳): سورج کے سرخ ہونے کے وقت یہاں تک کہ وہ غروب ہو جائے۔

چند ضروری مسائل

مسئلہ: سورج کے سرخ ہونے کو وقت اُس دن کی نماز عصر پڑھنا کرہت تحریمی

کے ساتھ جائز ہے۔

مسئلہ: دن کے وقت نوافل پڑھنے کیلئے بہتر ہے کہ چار چار رکعات ایک سلام کے

ساتھ پڑھے اور رات کے وقت دو رکعات ایک سلام کے ساتھ پڑھے۔

مسئلہ: نماز عشاء کے بعد تین رکعات وتر واجب ہیں مغرب کی طرح، اُبلت تیسری

رکعت میں سورۃ فاتحہ اور ایک سورۃ ملانے کے بعد تکبیر کہہ کر کانوں تک ہاتھ اٹھائے، پھر رکوع سے پہلے دعاء قنوت مکمل پڑھے اور جب دعاء قنوت پڑھنا بھول جائے تو آخر میں سجدہ ہو کر لے

مسئلہ: جب نماز جنازہ اور سجدۃ ثلاثیہ ایسے وقت میں حاضر ہوں کہ جس میں

کوئی فرض و نفل پڑھنا جائز نہیں تو اُن کی ادائیگی اُس وقت درست ہوگی اور اگر یہ مکروہ وقت سے پہلے حاضر ہوئے اور لوگوں نے جان بوجھ کر تاخیر کی یہاں تک کہ مکروہ وقت آگیا تو پھر ان کی ادائیگی درست نہیں یہاں تک کہ مکروہ وقت گزر جائے۔

مسئلہ: ریل گاڑی اور جہاز میں نفل پڑھنا جائز ہے چاہے قبلہ رخ بدل جائے۔

مسئلہ: بیٹھ کر نفل پڑھنا بلا کر اہست جائز ہے، البتہ ثواب نصف ملے گا۔

مسئلہ: جب کوئی شخص نفل شروع کر کے توڑ دے تو پھر اُس کی قضا کرنا واجب ہے۔

مسئلہ: سنت مؤکدہ اور غیر مؤکدہ ادا کرنے میں فرق ہے، وہ اس طرح کہ سنتیں

مؤکدہ چار رکعات والی میں دوسری رکعت میں صرف تشہد پڑھ کر کھڑے ہو جائیں اور دُروودِ دعا نہ پڑھیں اور تیسری رکعت کے شروع میں ﴿سبحانک اللہم﴾ بھی نہ پڑھیں جبکہ سنت غیر مؤکدہ چار رکعت والی میں دوسری رکعت میں تشہد، درودِ دعا مکمل ﴿سوم بقوم الحساب﴾ تک پڑھیں لیکن سلام نہ پھیریں اور کھڑے ہو کر تیسری رکعت کے شروع میں ﴿سبحانک اللہم﴾ بھی پڑھیں۔

﴿ تَدْرِيب ﴾

{1} مندرجہ ذیل جملوں کے صحیح یا غلط ہونے کی نشاندہی کریں۔

(۱) صبح کی نماز سے پہلے دو رکعت سنت مؤکدہ ہیں۔

(۲) فجر کی نماز کے بعد نوافل جائز نہیں۔

(۳) مغرب کے بعد نوافل جائز ہیں۔

(۴) عصر کے بعد نوافل جائز نہیں۔

(۵) ظہر کے بعد نوافل جائز ہیں۔

{2} نماز وتر پڑھنے کا کیا طریقہ ہے؟

{3} نفل شروع کر کے توڑنے کا کیا حکم ہے؟

{4} کیا قیام پر قدرت کے باوجود بیٹھ کر نفل پڑھنا جائز ہے؟

{5} نماز عصر اور عشاء سے پہلے کی سنتیں مؤکدہ ہیں یا غیر مؤکدہ؟



﴿ الدَّرْسُ الْخَامِسُ : سَجْدَةُ السَّهْوِ ﴾

[پانچواں سبق : سجدہ سہو]

اس سبق میں 4 قسم کے احکامات بیان کئے جائیں گے۔

(1): سجدہ سہو کی تعریف

یہ نماز میں کسی ثرابی کے واقع ہونے کی وجہ سے تعدد اخیرہ کے تشہد کے بعد دو سجدہ کرنے کا نام ہے۔

(2): سجدہ سہو کے اسباب

(۱) تاخیر فرض (۲) نکرار فرض (۳) تاخیر واجب

(۴) نکرار واجب (۵) ترک واجب

(۱): تاخیر فرض کی مثال

جیسے قرأت کے بعد رکوع کو موقوف کرنا، دوسری رکعت ادا کرنے کے بعد قیام میں کم از کم تین تسبیحات کی مقدار تاخیر کرنا (یعنی دوسری رکعت میں تشہد کے بعد درود پاک [اللہم صل علی محمد] تک پڑھ لینا)۔

(۲): نکرار فرض کی مثال

جیسے کوئی شخص کسی رکعت میں دو کی بجائے تین سجدے کر لے، ایک رکوع کی بجائے دو رکوع کر لے۔

(۳): تاخیر واجب کی مثال

جیسے سورہ فاتحہ پڑھنے میں تاخیر کرنا، تشہد شروع کرنے میں تاخیر کرنا، دعائے قنوت

پڑھنے میں تاخیر کرنا۔

(۴): ٹکراؤ واجب کی مثال

جیسے ایک رکعت میں سورۃ فاتحہ یا تشہد یا دعائے قنوت کو دو بار پڑھنا۔

(۵): ترک واجب کی مثال

جیسے سورۃ فاتحہ کا بھول کر چھوڑ دینا، سورۃ ملانا چھوڑ دینا، پہلا تعدہ چھوڑ دینا، کوئی ایک تشہد چھوڑ دینا، وتر میں دعائے قنوت چھوڑ دینا، سری نمازوں میں امام کا بلند آواز سے قرأت کرنا، جہری نمازوں میں امام کا آہستہ آواز سے قرأت کرنا، تعدیل ارکان نہ کرنا۔

چند ضروری مسائل

مسئلہ [۱]: رکوع کی جگہ سجدہ کیا یا سجدہ کی جگہ رکوع یا کسی ایک رکن کو دو بار ادا کیا جو نماز میں ٹکراؤ کے ساتھ شروع نہیں تھا یا کسی رکن کو مقدم (پہلے) کیا یا کسی رکن کو تاخیر سے ادا کیا تو ان سب صورتوں میں سجدہ سہو واجب ہے۔

مسئلہ [۲]: نماز کے فرائض میں سے بکسیر تحریمہ، قیام، قرأت اور رکوع میں سے کوئی فرض بھول کر چھوٹ جائے تو انہیں کسی اور رکن کے ساتھ نہیں ادا کر سکتے بلکہ نئے سرے سے نماز پڑھیں گے۔

مسئلہ [۳]: اگر کسی رکعت کا سجدہ رہ جائے تو کسی دوسری رکعت میں تین سجدے کر کے آخر میں سجدہ سہو کر لے اور اگر آخری رکعت میں سجدہ نہ کیا تو پھر اس کے بعد نہیں کر سکتا بلکہ نماز دوبارہ پڑھے۔

مسئلہ [۴]: اگر کسی شخص نے نماز کا فرض تعدہ آخری چھوڑ دیا تو پھر دو صورتیں ہیں کہ اُس نے اگلی رکعت یعنی پانچویں کا سجدہ کر لیا یا نہیں، پس اگر پانچویں کا سجدہ نہیں کیا تو لوٹ آئے اور سجدہ سہو کر کے نماز مکمل کرے اور اگر پانچویں کا سجدہ کر لیا تو سجدہ سے سر اٹھاتے ہی

اس کا فرض نفل ہو گیا، لہذا اب اگر چاہے تو مغرب کے علاوہ دیگر نمازوں میں ایک رکعت اور ملا لے تاکہ یہ چار یا پچھ نفل ہو جائیں اور فرض دوبارہ پڑھے۔

اسی طرح اگر کوئی شخص تعدۂ اخیرہ میں تشہد کے بعد بھول کر کھڑا ہو گیا تو اس کی بھی دو صورتیں ہیں کہ اس نے اگلی رکعت یعنی پانچویں کا سجدہ کر لیا نہیں، پس اگر پانچویں کا سجدہ نہیں کیا تو لوٹ آئے اور سجدہ سہو کر کے نماز مکمل کرے اور اگر پانچویں کا سجدہ کر لیا تو پھر ایک اور رکعت ملا لے اور آخر میں سجدہ سہو کر کے سلام پھیر لے تو اب چار رکعت فرض ہو جائیں گے اور دو رکعت نفل ہو جائیں گے۔

(3): سجدہ سہو کا حکم اور طریقہ

مذکورہ صورتوں میں سجدہ سہو کرنا واجب ہے اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ جب تعدۂ اخیرہ میں تشہد پڑھے تو دائیں طرف سلام پھیرے اور پھر تشہد اور دو رو دو بار پڑھ کر سلام پھیر لے۔

(4): مندوب ذیل صورتوں میں سجدہ سہو ساقط ہو جائے گا

- (۱): جب نماز فجر پڑھ رہا تھا کہ سورج طلوع ہو گیا۔
- (۲): نماز عصر پڑھ رہا تھا کہ سورج سرخ ہو گیا۔
- (۳): جب امام نماز جمعہ اور عیدین پڑھا رہا تھا کہ بھول گیا تو سجدہ سہو نہ کرے تاکہ نمازی کثیر تعداد میں ہونے کی وجہ سے پریشان نہ ہوں۔
- (۴): جب کوئی مقتدی امام کی پیروی کر رہا ہو تو اس کے بھولنے سے امام پر سجدہ سہو لازم نہیں ہوتا۔

مسئلہ: جب امام بھول گیا تو تمام مقتدیوں کو امام کی پیروی میں سجدہ سہو کرنا لازم ہوگا اگرچہ مقتدی نہ بھولے ہوں۔

(5): نماز میں شک ہونا

جب کسی نمازی کو پہلی بار نماز میں شک ہو تو وہ نئے سرے سے نماز پڑھے اور اگر کئی بار

شک لاحق ہوا تو پھر شک کی طرف توجہ نہ دے بلکہ ظن غالب پر عمل کرے۔

اور جب نمازی کو رکعات کی تعداد میں شک ہو کہ دو پڑھی ہیں یا تین اور شک کی دونوں اطراف برابر ہیں یعنی اُس کا کوئی ظن غالب نہیں تو پھر اقل (کم از کم) تعداد یعنی دو پر اس صورت میں بنا ء (جاری رکھے) کرے اور ہر رکعت میں تشہد کیلئے بیٹھے، یہ گمان کرتے ہوئے کہ یہ اُس کی آخری رکعت ہے تاکہ وہ قعدۂ اخیرہ فرض کو چھوڑنے والا نہ ہو اور پھر آخر میں سجدہ کہو کرے۔

مسئلہ : جس نے رکعات کی تعداد میں تین تسبیحات کی مقدار غور و فکر کیا تو اُس پر سجدہ کہو واجب ہو گیا۔



﴿ تَدْرِيبٌ ﴾

- {1}. سجدہ کہو کے اسباب کیا ہیں؟
- {2}. سجدہ کہو کا طریقہ کیا ہے؟
- {3}. سجدہ کہو کب ساقط ہوتا ہے؟
- {4}. کیا امام کے بھولنے کی صورت میں مقتدیوں پر سجدہ کہو لازم ہوگا؟
- {5}. کیا مقتدی کے بھولنے کی صورت میں امام پر سجدہ کہو لازم ہوگا؟



﴿ الدَّرْسُ السَّادِسُ : سُجُودُ التَّلَاوَةِ ﴾

[چھٹا سبق : سجدہ تلاوت]

اس سبق میں 5 قسم کے احکامات بیان کئے جائیں گے۔

(1): سجدہ تلاوت کا حکم

یہ سجدہ پڑھنے اور سننے والے دونوں پر واجب ہوتا ہے، چاہے سننے والا سننے کا ارادہ کرے یا نہ کرے۔

(2): سجدہ تلاوت کے واجب ہونے کی شرائط

نماز فرض ہونے کا اہل ہونا یعنی مسلمان، بالغ اور باطہارت ہونا۔

(3): سجدہ تلاوت کا وقت

(الف): جب نماز میں آیت سجدہ پڑھی تو فوراً نماز میں ہی سجدہ تلاوت کر لے۔

(ب) جب نماز کے علاوہ آیت سجدہ تلاوت کی تو ساری زندگی میں جب بھی ادا کر لے تو ادا ہو جائے گا اور اگر نماز میں آیت سجدہ پڑھی اور سجدہ تلاوت کرنا بھول گیا تو آخر میں سجدہ سہو کرے۔

مسئلہ : اگر آیت سجدہ حالت نماز میں پڑھی تو فوراً سجدہ تلاوت کرے، پھر کھڑا ہو جائے اور پھر رکوع کر لے یا کچھ آیات پڑھ کر رکوع کر لے۔

مسئلہ : جب ایک مجلس میں قرآن پاک یاد کرنے کی نیت سے آیت سجدہ بار بار پڑھی تو ایک ہی سجدہ تلاوت لازم ہوگا، البتہ اگر مجلس بدل گئی تو ہر مجلس کا علیحدہ ایک بار سجدہ تلاوت لازم ہوگا۔

مسئلہ : سجدۂ تلاوت واجب ہے، چاہے تاری کی آواز سے سنے، چاہے ریڈیو، ٹی وی وغیرہ سے سنے، البتہ اگر بچے یا مجنوں سے سنے تو پھر لازم نہیں ہے۔

(4): سجدۂ تلاوت کا طریقہ

باوضو کھڑا ہو کر ایک دفعہ تکبیر کہہ کر سجدے میں چلا جائے اور تین دفعہ تسبیحات پڑھ کر اللہ اکبر کہہ کر کھڑا ہو جائے تو یہ سجدہ ادا ہو گیا۔

مسئلہ : اس کیلئے اللہ اکبر کہتے وقت کانوں تک ہاتھ اٹھانا ضروری نہیں اور اسی طرح سجدہ کے بعد تشہد و دعا و سلام وغیرہ پڑھنا ضروری نہیں۔

(5): قرآن مجید میں سجدۂ تلاوت کے مقامات

نمبر شمار	سورة کا نام	آیت نمبر	پارہ نمبر
[1]	الاعراف	206	9
[2]	الرعد	15	13
[3]	النحل	49	14
[4]	الاسراء	109	15
[5]	مریم	58	16
[6]	الحج	18	17
[7]	الفرقان	60	19
[8]	النمل	25	19
[9]	السنجدہ	15	21
[10]	ص	24	23

24	37	فصلت	[11]
27	62	التَّحْمِ	[12]
30	21	الانشقاق	[13]
30	19	العلق	[14]



﴿ تَدْرِيب ﴾

- {1}. سجدہ تلاوت کس شخص پر واجب ہے؟
- {2}. اگر کوئی شخص نماز میں سجدہ تلاوت کرنا بھول گیا تو وہ کیا کرے؟
- {3}. سجدہ تلاوت کرنے کا کیا طریقہ ہے؟
- {4}. ان سورتوں کا نام بتائیں جن میں آیات سجدہ ہیں؟
- {5}. جس نے مختلف مجالس میں آیت سجدہ بار بار پڑھی تو وہ کیا ایک ہی سجدہ کرے گا؟
- {6}. جس نے ایک ہی مجلس میں متعدد بار آیات سجدہ تلاوت کیں تو وہ کتنے سجدے کرے گا؟



﴿ الدَّرْسُ السَّابِعُ : صَلَوةُ الْجُمُعَةِ ﴾

[ساتواں سبق : نماز جمعہ]

اس سبق میں 6 قسم کے احکامات بیان کئے جائیں گے۔

(1): نماز جمعہ کا وقت اور حکم

نماز جمعہ کا وقت عیدہ ظہر کا وقت ہی ہے، پس جب مؤذن جمعہ کے دن جمعہ کی نماز کیلئے آذان کہہ دے تو ہر مکلف مسلمان پر فرض ہے کہ وہ اپنے تمام کام کاج یہاں تک کہ خرید و فروخت کو چھوڑ کر خطبہ جمعہ سننے اور نماز جمعہ ادا کرنے کی طرف متوجہ ہو اور نماز جمعہ کا حکم یہ ہے کہ نماز جمعہ کیلئے دو رکعات فرض عین ہیں۔

(2): نماز جمعہ کی سنتیں

نماز جمعہ کیلئے چار رکعات سنت فرض سے پہلے اور چار رکعات فرض کے بعد پڑھنا سنت مؤکدہ ہے کیونکہ ترمذی شریف میں حدیث ہے۔
حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ 4 رکعات جمعہ سے پہلے اور 4 رکعات جمعہ کے بعد پڑھا کرتے تھے۔

اور پھر 4 رکعات کے بعد 2 رکعتیں پڑھنا سنت غیر مؤکدہ ہیں۔

(3): نماز جمعہ کے واجب ہونے کی شرائط

- (۱): آزاد ہونا، پس غلام پر جمعہ واجب نہیں۔
- (۲): تندرست ہونا کیونکہ مریض پر بھی جمعہ لازم نہیں۔
- (۳): بیانی والا ہونا کیونکہ اندھے شخص پر بھی جمعہ لازم نہیں۔

(۴) پاؤں سلامت ہونا کیونکہ ننگے پر بھی جمعہ لازم نہیں۔

(۵) شہر میں مقیم ہونا کیونکہ مسافر پر بھی جمعہ لازم نہیں۔

(۶) راستہ پر آسن ہونا۔

(۷) مرد ہونا کیونکہ عورت پر جمعہ لازم نہیں، البتہ اگر عورتیں جمعہ کیلئے امام کے پیچھے

پڑھیں تو ان کی طرف سے اور ہو جائے گا۔

(۸) بالغ ہونا، کیونکہ نابالغ بچے پر جمعہ لازم نہیں، البتہ سمجھدار بچوں کو عادت ڈالنے

کیلئے مسجد میں لانے میں کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ : مذکورہ افراد میں سے جن پر بھی جمعہ فرض نہیں، پس اگر ان میں سے کوئی

پڑھ لے تو یہ درست ہوگا اور یہ ان کی طرف سے ظہر کی ادائیگی ہو جائے گی۔

(4) نماز جمعہ کی شرائط

(۱) جمعہ کا وقت شروع ہو جائے اور یہ عیدہ ظہر کا وقت ہے۔

(۲) خطبہ ہونا اور یہ نماز سے پہلے ہوگا اور دو خطبے ہوں گے اور خطبہ میں شرط یہ ہے کہ

اُس میں خالص اللہ کا ذکر یعنی تسبیح و تہمید بیان کی جائے، اسی طرح خطیب کیلئے سنت ہے کہ خطبہ

میں قرآنی آیات اور احادیث پڑھے جن میں لوگوں کو تقویٰ کی وصیت بھی کرے۔

(۳) جماعت کے ساتھ جمعہ کی ادائیگی کرنا، کیونکہ جمعہ اکیلے کا نہیں ہوتا، البتہ

جماعت میں کم از کم تین افراد بھی ہوں تو جمعہ درست ہے۔

(۴) سلام سے قبل کوئی شخص امام کے ساتھ شامل ہو گیا تو اسے جمعہ کا ثواب مل جائے گا

(۵) تمام لوگوں کو جمعہ کیلئے عام اجازت ہو، پس اگر بعض لوگوں کو اجازت دی گئی اور

بعض کو روکا گیا تو جمعہ درست نہیں۔

(5) جمعہ کے دن کی سنتیں

(۱) غسل کرنا۔

(۲) : خوشبو لگانا۔

(۳) : اچھے کپڑے پہننا۔

(۴) : سورۃ کہف کو پڑھنا۔

(۵) : رسول پاک ﷺ پر کثرت سے دُرود و سلام بھیجنا۔

(۶) : جمعہ کیلئے جلدی مسجد میں جانا۔

(۷) : دُعا مانگنا کیونکہ جمعہ کے دن ایک ساعت ایسی ہے جس میں ہر دُعا قبول ہوتی ہے۔

(6) : جمعہ کے وقت مکروہ تحریمی والے اَعمال

(۱) : مسجد میں لوگوں کی گردنیں پھلاتلنا۔

(۲) : امام کے خطبہ کے دوران گفتگو کرنا۔

(۳) : خطبہ کے دوران سنتیں پڑھنا۔



﴿ تَدْرِيبٌ ﴾

{1}. جمعہ کی کتنی رکعات پڑھنی چاہیے اور ان کا کیا حکم ہے؟

{2}. جمعہ کی نماز سے پہلے کیا کرنا سنت ہے؟

{3}. جمعہ کے واجب ہونے کیلئے کتنی شرائط ہیں؟

{4}. جمعہ کی صحیح ہونے کیلئے کتنی شرائط ہیں؟

{5}. جمعہ کے دن کی کوئی پانچ منیتیں ذکر کریں؟

{6}. جمعہ کے دن کوفے اعمال مکروہ ہیں؟

{7}. مندرجہ ذیل جملوں میں سے صحیح اور غلط کی نشاندہی کریں۔

(۱) اگر کسی شخص پر جمعہ فرض نہیں اور وہ پڑھ لے تو ادا نہ ہوگا۔

(۲) جمعہ کی جماعت کیلئے کم از کم 40 افراد ہونا ضروری ہیں۔

(۳) جماعت جمعہ کی ایک جز بھی مل جائے تو جماعت جمعہ کا ثواب مل جائے گا۔

(۴) خطبہ کے دوران سنتیں پڑھنا سنت ہے۔

(۵) خطبہ جمعہ نماز کے بعد ہوتا ہے۔

(۶) بعض لوگوں کو جمعہ کی اجازت ہو اور بعض کو روک دیا گیا ہو تو جمعہ درست ہے۔

﴿ الدَّرْسُ الثَّامِنُ : صَلَوةُ الْعِيدَيْنِ ﴾

[آٹھواں سبق : نمازِ عیدین]

اس سبق میں 4 قسم کے احکامات بیان کئے جائیں گے۔

(1): عیدین کی شرائط

مسلمانوں کیلئے دو عیدیں سنت ہیں: (1) عیدِ انظر (۲) عیدِ الاضحیٰ۔

عیدین کی شرائط نمازِ جمعہ والی ہی ہیں، البتہ دو چیزوں میں فرق ہے:

[۱]: عیدین میں خطبہ سنت ہے اور عیدین کی نماز واجب ہے، یہ دو رکعات ہیں جو باجماعت ادا کی جاتی ہیں، ان کیلئے آذان و اقامت نہیں ہوتی اور ہر رکعت میں تکبیر تحریمہ کے علاوہ 3 زائد تکبیریں واجب ہیں۔

[۲]: عیدین میں خطبہ نمازِ عید کے بعد ہوگا بخلاف جمعہ کے کیونکہ جمعہ میں خطبہ نماز سے پہلے ہوتا ہے۔

مسئلہ : عیدِ انظر کے خطبہ میں خطیب مسلمانوں کو صدقِ نظر کے احکام بتائے گا جبکہ عیدِ الاضحیٰ میں قربانی، تکبیراتِ عید اور ایامِ تشریق کے احکامات بتائے گا۔

(2): عیدین کی نماز کا طریقہ

سب سے پہلے امام تکبیر تحریمہ کہے گا، پھر ثناء پڑھے، پھر تین زائد تکبیرات کہے اور ہر تکبیر کہتے وقت ہاتھ کانوں تک اٹھائے، پھر تعوذ و تسمیہ پڑھے، پھر سورۃ فاتحہ اور ایک سورۃ ساتھ ملائے اور پھر رکوع و سجود کر کے ایک رکعت مکمل کرے۔

پھر دوسری رکعت کے شروع میں قرأت کرنے کے بعد تین زائد تکبیرات کہے اور ہر

تکبیر کہتے وقت ہاتھ کانوں تک اٹھائے، پھر چوتھی تکبیر کہہ کر رکوع میں چلا جائے گا اور پہلی رکعت کی طرح دوسری رکعت تکمیل کرے اور پھر تشہد، دُرود و دعا کے بعد سلام پھیر لے۔

مسئلہ: مستحب یہ ہے کہ پہلی رکعت میں سورۃ اعلیٰ اور دوسری میں سورۃ غاشیہ پڑھے۔

(3): نماز عیدین کا وقت

سورج کے ایک نیزہ یا دو نیزہ برابر بلند ہونے سے لے کر زوال کے تھوڑی دیر پہلے تک۔

(4): نماز جمعہ و عیدین کے واجب ہونے کی حکمت

شریعت نے نماز جمعہ و عیدین اسلئے لازم قرار دیئے ہیں تاکہ تمام مسلمان ایک جگہ جمع ہو کر اللہ کی رضا کیلئے ایک دوسرے سے محبت اور خیر گالی کے جذبہ کا اظہار کریں کیونکہ اس سے دشمنوں کے سامنے مسلمانوں کی ہیبت طاری ہوگی۔

مسئلہ: عیدین میں رشتہ داروں سے صلہ رحمی، فقراء سے غنوارمی اور مسلمان

بھائیوں سے اللہ کی رحمت و فضل پر مسرت کا اظہار کرنا مستحب ہے کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ قُلْ بِفَضْلِ اللَّهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذَلِكَ فَلْيَفْرَحُوا هُوَ خَيْرٌ مِمَّا يَجْمَعُونَ ﴾

”اے حبیب! آپ فرما دیجئے کہ اللہ کے فضل اور اُس کی رحمت پر انہیں چاہئے کہ خوشی

منائیں، یہ بہتر ہے اُس سے جو وہ جمع کرتے ہیں۔“ [یونس: ۵۸]



﴿ تَذْرِيبُ ﴾

- {1}. نماز عیدین کی حکمت اور حکم کیا ہے؟
- {2}. نماز عیدین پڑھنے کا طریقہ کیا ہے؟
- {3}. زائد تکبیروں کی تعداد کتنی ہے اور وہ پہلی اور دوسری رکعت میں کہاں کہاں اور کب کریں گے؟
- {4}. نماز جمعہ عیدین میں کیا فرق ہے؟
- {5}. مندرجہ ذیل جملوں کے بارے صحیح اور غلط کی نشاندہی کریں۔
 - (۱) نماز عیدین میں خطبہ نماز سے پہلے ہوگا۔
 - (۲) نماز عیدین میں سورۃ فاتحہ آہستہ پڑھے۔
 - (۳) امام دوسری رکعت میں سورۃ فاتحہ سے پہلے زائد تکبیرات کہے۔
 - (۴) نماز عیدین کا وقت سورج کے طلوع ہونے سے 1 گھنٹہ پہلے ہے۔
 - (۵) عیدین میں خطبہ سنت ہے جبکہ نماز پڑھنا واجب ہے۔
 - (۶) امام عیدین میں تکبیرات ہر رکعت میں چار دفعہ پڑھے۔
 - (۷) نماز عیدین کی چار رکعات ہیں اذان و اقامت کے ساتھ۔

﴿ الدَّرْسُ التَّاسِعُ : صَلَوةُ الْمُسَافِرِ ﴾

[نواں سبق : نماز مسافر]

اس سبق میں 3 قسم کے احکامات ہوں گے۔

(1): قصر کون کونسی نمازوں میں ہوگی؟

چار رکعات والے فرائض یعنی ظہر، عصر اور عشاء میں دو رکعت فرض قصر پڑھنا واجب ہے جبکہ فجر و مغرب دو رکعت پوری رکعات کے ساتھ پڑھیں گے۔
اور سنتیں اور نوافل قصر والی نمازوں میں پوری پڑھیں گے۔

(2): نماز قصر کا حکم

قصر کرنا واجب ہے، جس نے جان بوجھ کر چار پڑھیں تو ایسا شخص گناہگار ہوگا لیکن نماز ہو جائے گی۔

(3): مسافت قصر

جو شخص پندرہ دن سے کم کی نیت سے کم از کم تقریباً 96 کلومیٹر کا سفر کرے تو وہ شرعاً مسافر ہے، ایسے شخص پر شہر سے باہر نکلنے ہی قصر پڑھنا ضروری ہو جائے گا، اگرچہ اُس کے سفر میں کوئی مشقت نہ ہو کیونکہ نماز قصر مشقت کی وجہ سے جائز نہیں کی گئی، بلکہ مطلقاً سفر کیلئے لازم قرار دی گئی ہے۔

(4): نماز قصر کی ابتداء اور انتہاء

نماز قصر کا آغاز اپنی رہائش گاہ کو چھوڑ کر شہر سے باہر نکلنے سے ہی ہوگا اور انتہاء اُس وقت ہوگی جب اُس نے پندرہ دن یا زائد رہنے کی نیت کر لی یا وہ اپنے شہر میں واپس پہنچ گیا۔

مسئلہ : اگر مسافر مقیم ہو گیا تو حالتِ سفر میں قضا ہو جانے والی نمازیں مقیم ہو کر قصری پڑھے گا۔

مسئلہ : اگر مقیم مسافر ہو گیا تو حالتِ اقامت میں قضا ہو جانے والی نمازیں سفر میں مکمل ہی پڑھے گا۔



﴿ تَذْرِیب ﴾

{1}. نماز قصر کا کیا حکم ہے اور کس کس نماز میں قصر ہوگی؟

{2}. کتنی مسافت پر قصر نماز ضروری ہوتی ہے؟

{3}. قصر کی ابتداء اور انتہا کب ہوگی؟

{4}. مندرجہ ذیل جملوں کے بارے صحیح یا غلط کی نشاندہی کریں۔

(۱) جب تین دن قیام کی نیت کرے تو مدتِ قصر ختم ہو جاتی ہے۔

(۲) مدتِ قصر اپنے شہر لوٹنے سے ہی باطل ہو جائے گی اگرچہ گھر میں داخل نہ ہو۔

(۳) سفر میں قصر نماز کیلئے مشقت والا سفر ضروری ہے۔

(۴) جب مسافر مقیم امام کی پیروی کرے گا تو پوری نماز یعنی چار رکعت فرض پڑھے گا۔

(۵) جب اپنی رہائش گاہ سے نکل کر آبادی کے شروع میں ہی ہو تو مدتِ قصر

شروع ہو جائے گی۔



﴿ الدَّرْسُ الْعَاشِرُ : صَلَوةُ الْمَرِيضِ ﴾

[دسواں سبق : نماز مریض]

اسلام نرمی اور آسانی کا دین ہے، شریعت مطہرہ نے مریضوں کی طاقت کے مطابق نماز کے احکام میں آسانی کی ہے اور ان کے مرض کی حالت کی رعایت کی ہے۔

نماز مریض کے احکام

- (۱) جب مریض کیلئے کھڑا ہونا مشکل ہو تو بیٹھ کر رکوع و سجود کے ساتھ نماز پڑھے۔
- (۲) اگر رکوع و سجود کی طاقت نہیں رکھتا تو رکوع و سجود اشاروں کے ساتھ کرے اور سجدے کا اشارہ رکوع کے اشارے سے زیادہ پست کرے اور سجدہ کرنے کیلئے اپنے چہرے کی طرف کوئی چیز بلند نہ کرے۔
- (۳) اگر بیٹھنے کی بھی طاقت نہیں رکھتا تو اپنی کمر کے بل لیٹ جائے اور اپنے پاؤں قبلہ کی طرف کرے اور اپنے سر کے نیچے کوئی چیز رکھ لے تاکہ اس کا سر بلند ہو جائے اور اپنا چہرہ قبلہ رخ کر لے اور رکوع و سجود کو اشاروں کے ساتھ ادا کرے۔
- (۴) پس اگر سر کے اشارے کرنے کی بھی طاقت نہیں رکھتا تو نماز کو مؤخر کرے اور آنکھوں اور پلکوں یا دل کے اشارے سے نماز نہ پڑھے۔

مسئلہ : اگر تندرست آدمی نے کھڑے ہو کر کچھ نماز پڑھی تھی کہ اس کو مرض لاحق ہو گیا تو وہ اپنی نماز بیٹھ کر رکوع و سجود کے ساتھ مکمل کرے۔

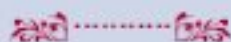
- (۵) پھر اگر وہ رکوع و سجود پڑا تو نہیں ہے تو اشاروں کے ساتھ نماز مکمل کرے اور اگر بیٹھنے کی بھی طاقت نہیں رکھتا تو لیٹ کر اشاروں سے نماز مکمل کرے۔

(۶) اگر کسی شخص نے بیماری کی وجہ سے بیٹھ کر نماز پڑھی، پھر نماز کے دوران ہی وہ

تندرست ہو گیا تو کھڑا ہو کر اپنی نماز مکمل کرے۔

مریض کی قضا نمازوں کا حکم

جب کوئی مریض پانچ یا پانچ سے کم نمازوں تک بے ہوش رہا تو وہ تندرست ہو کر ان نمازوں کی قضا کرے گا اور اگر بے ہوش ہونے کی وجہ سے پانچ سے زیادہ نمازیں قضا ہو گئیں تو پھر ان کی قضا نہیں کرے گا۔



﴿ تَذْرِيبُ ﴾

{1} مندرجہ ذیل صورتوں کا حکم بیان کریں؟

- (۱) جب مریض قیام پر قادر نہ ہو.....
 - (۲) جب مریض رکوع و سجود پر قادر نہ ہو.....
 - (۳) اگر مریض بیٹھنے پر قادر نہ ہو تو.....
 - (۴) اگر مریض سر سے اشارے پر بھی قادر نہ ہو.....
 - (۵) جب کوئی مریض چار نمازوں تک بے ہوش رہا.....
- {2} مندرجہ ذیل جملوں میں سے صحیح اور غلط کی نشاندہی کریں۔

- (۱) اگر تندرست شخص نے کھڑے ہو کر نماز شروع کی، پھر مرض لاحق ہو گیا تو بیٹھ کر نماز پڑھے.....
- (۲) اگر مریض بیٹھ کر نماز پڑھ رہا تھا کہ نماز کے دوران ہی تندرست ہو گیا تو نئے سرے سے نماز پڑھے.....
- (۳) اگر مریض نے کچھ نماز اشاروں کے ساتھ پڑھی، پھر وہ رکوع و سجود پر قادر ہو گیا تو اسی نماز پر بناء کرے.....
- (۴) اگر مریض کی پانچ سے زیادہ نمازیں فوت ہو جائیں تو وہ بالترتیب قضا کرے گا.....
- (۵) اگر مریض سر کے اشاروں سے نماز نہیں پڑھ سکتا تو آنکھوں یا ہمو کے اشاروں سے نماز پڑھ لے.....

﴿ الدَّرْسُ الْحَادِي عَشَرَ : صَلَوةُ الْجَنَازَةِ ﴾

[گیارہواں سبق : نمازِ جنازہ]

اس سبق میں 4 قسم کے احکامات بیان کئے جائیں گے۔

(1): نمازِ جنازہ کا حکم

نمازِ جنازہ فرض کفایہ ہے، اگر ایک محلہ کے کچھ لوگ جنازہ میں شریک ہو گئے تو سب کی طرف سے فرض ماقول ہو گیا۔

(2): نمازِ جنازہ کی شرائط

(۱) نمازِ جنازہ کیلئے وہ تمام شرائط ہیں جو عام فرض نماز کی ہیں، مثلاً حدیثِ اصغر اور اکبر سے پاک ہونا، کپڑے اور جگہ کا پاک ہونا۔

(۲) میت مسلمان ہو، میت کو نمازیوں کے سامنے زمین پر رکھا ہو اور مکمل جسم یا اکثر جسم موجود ہو۔

مسئلہ نمازِ جنازہ کی ادائیگی کیلئے جماعت شرط نہیں، پس اگر ایک مرد یا ایک عورت نے بھی نمازِ جنازہ پڑھا تو اُن کی طرف سے فرض کفایہ ادا ہو جائے گا۔

مسئلہ نمازِ جنازہ کیلئے وقت شرط نہیں کیونکہ نمازِ جنازہ جب بھی حاضر ہوگا، وہی اُس کا وقت ہوگا۔

(3): نمازِ جنازہ کے فرائض

(۱) قیام (۲) چار تکبیرات

اس کے علاوہ دعائیں وغیرہ پڑھنا سنت ہے۔

(4): نماز جنازہ کا طریقہ

امام میت کے سینے کے سامنے کھڑا ہو اور نماز جنازہ میں چار تکبیرات کہے گا، پہلی تکبیر کے بعد ثناء پڑھے، دوسری تکبیر کے بعد درود ابراہیمی پڑھے، تیسری تکبیر کے بعد میت کیلئے دعا پڑھے اور چوتھی تکبیر کے بعد سلام پھیر دے، اور پہلی تکبیر کے علاوہ کسی بھی تکبیر میں ہاتھ نہ اٹھائے۔

مسئلہ: جب کوئی مقتدی نماز جنازہ میں امام کو دوسری تکبیر میں پائے تو امام کے ساتھ شامل ہو جائے اور امام کے سلام پھیرنے کے بعد بقیہ تکبیرات مکمل کرے۔



﴿ تَدْرِيب ﴾

- {1}. نماز جنازہ کا کیا حکم ہے؟
- {2}. نماز جنازہ کی کتنی تکبیرات ہیں؟
- {3}. پہلی اور دوسری تکبیر کے بعد کیا پڑھے گا؟
- {4}. نماز جنازہ کے کتنے فرائض ہیں؟
- {5}. مندرجہ ذیل جملوں میں سے صحیح یا غلط کی نشاندہی کریں۔
 - (۱) نماز جنازہ میں مقتدی تکبیرات کے وقت ہاتھ اٹھائے گا۔
 - (۲) نماز جنازہ کیلئے جماعت شرط ہے۔
 - (۳) نماز جنازہ کیلئے حدیث اصغر و اکبر سے پاکیزگی شرط ہے۔
 - (۴) تیسری تکبیر کے بعد سورۃ فاتحہ پڑھے۔

